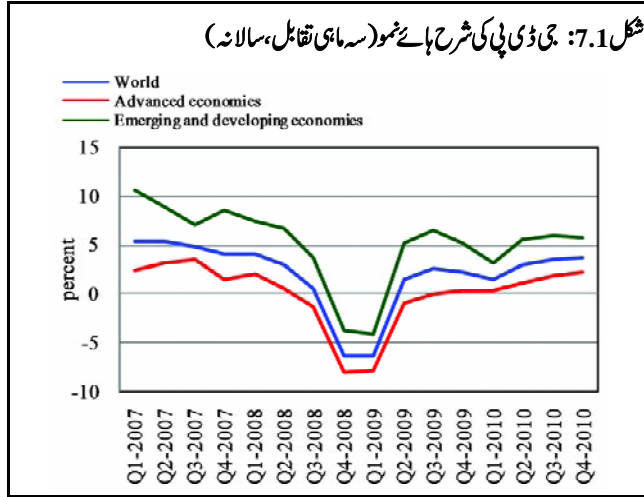


7 ادائیگیوں کا توازن

7.1 بین الاقوامی صورتحال



حالیہ زمانے کی بدترین کساد بازاری کے بعد عالمی معیشت سست بحالی کی راہ پر چلتی معلوم ہوتی ہے۔ قبل ازیں مستحکم بحالی کے جو اندازے لگائے گئے تھے وہ ترقی یافتہ ملکوں میں منحنی پیش رفت سے غلط ثابت ہوئے۔ تاہم ابھرتی ہوئی معیشت والے ملکوں میں اب تک کی معقول نمو سے امید کی جاسکتی ہے کہ 2010ء میں عالمی اقتصادی نمو 4.6 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ بہر حال یہ نمو 2011ء میں گر کر 4.3 فیصد ہو جانے کا خدشہ ہے کیونکہ ترقی یافتہ ملکوں میں معاشی مہمیز کے لیے جو پیکج لائے گئے تھے ان میں کوئی ناگزیر ہوگی، یورپ میں قرضے کا حالیہ بحران اپنے نتائج دکھائے گا اور ترقی یافتہ ملکوں میں مالی نظام کی کمزوریاں عیاں ہوں گی (دیکھئے شکل 7.1)۔

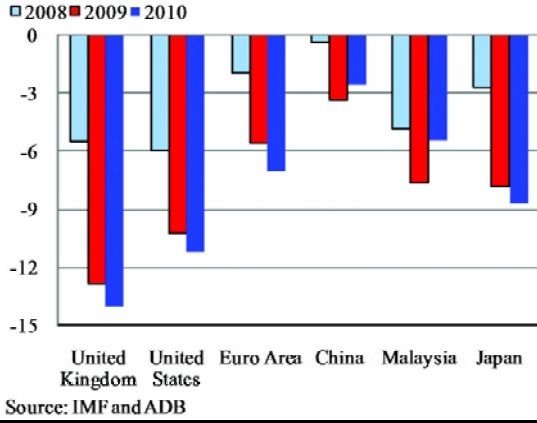
عالمی اقتصادی بحالی کے امکانات 2009ء کے اواخر تک روشن تھے جس کا سبب صنعتی پیداوار میں ہونے والا اضافہ، روزگار کی شرح میں بہتری اور تجارت و

سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کا بڑھنا تھا۔ یہ پیش رفت دراصل ان زری و مالیاتی پالیسیوں کا لازمی نتیجہ تھی جو دنیا کے تقریباً تمام ہی بڑے ملکوں نے حالات کے تناظر میں اپنائی تھیں۔ توسیعی زری و مالیاتی پالیسیوں سے نمو کو تو مہمیز ملی تاہم ان کی وجہ سے متعدد ملکوں میں قرضوں کی سطح بھی بلند ہوگئی۔ یہ مسئلہ یوروزون میں زیادہ شدید رہا جہاں بعض ممالک دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ گئے اور انہیں مالی اعانت لینے پڑی۔ امریکہ میں بھی، پیداوار اور صارفین کی طرف سے اخراجات میں ابتدائی اضافے کے بعد، طلب کمزور پڑ رہی ہے۔

جدول 7.1: عالمی معیشتوں کے اہم اظہارے						
جی ڈی پی نمو		گرمائی کی شرح		جاری حسابات کا خسارہ (فیصد جی ڈی پی)		
2009ء	2010ء	2009ء	2010ء	2009ء	2010ء	
-0.6	4.6					دنیا
-3.2	2.3	0.1	1.5	-0.4	-0.4	ترقی یافتہ ممالک
-2.4	3.1	-0.3	2.1	-2.9	-3.3	امریکہ
-4.1	1	0.3	1.1	-0.4	0	یوروزون
-5.2	1.9	-1.4	-1.4	2.8	2.8	جاپان
-4.9	1.3	2.2	2.7	-1.3	-1.7	برطانیہ
2.4	6.3					ابھرتی ہوئی معیشتیں
8.7	10	-0.7	3.1	5.8	6.2	چین
-7.9	4.0	11.7	7	3.9	5.1	روس
5.7	8.8	10.9	13.2	-2.1	-2.2	بھارت
2	3	20.8	11.5	-5.6	-3.8	پاکستان
5.4	5.4	6.1	7.4	2.9	2.1	بنگلہ دیش
0.9	3.6	3.2	5	5.3	3.5	فلپائن
4.5	6	4.8	4.7	2	1.4	انڈونیشیا

ماخذ: ورلڈ ایکٹائیوٹک، اپریل 2010ء، ورلڈ ایکٹائیوٹک آؤٹ لک اپ ڈیٹ، جولائی 2010ء

شکل 7.2: مالیاتی توازن بلحاظ فیصدی ڈی پی



2010ء میں عالمی نمونہ کو بڑھانے والے سب سے اہم ملک یعنی چین کی معیشت کے بارے میں بھی خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی آخری حد کو چھونے کے قریب ہے کیونکہ بحالی کا پیکیج غیر موثر ہو رہا ہے۔ چنانچہ 2011ء میں نمونے امکانات نظر ثانی کے بعد کم کر لیے گئے ہیں۔

مالی بحران نے ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے ملکوں، دونوں ہی کو متاثر کیا تاہم مؤخر الذکر کی معیشت نے زیادہ برداشت کا مظاہرہ کیا اور وہ نسبتاً تیزی سے بحال ہوئی (دیکھئے جدول 7.1)۔ ان میں سے بھی ایشیا بحالی میں آگے آگے رہا۔¹ نیز جن ملکوں کی معاشی مبادیات مستحکم تھیں وہ بحران کا عہدگی سے مقابلہ کرنے کے قابل تھے۔ تاہم بحالی کے اس عمل کے برقرار رہنے کا انحصار ایسی اقتصادی پالیسیوں کے تسلسل پر ہے جو نمونہ اور روزگار کو سہا رہیں۔ صارف کا اعتماد بڑھانا اور اسے برقرار رکھنا نہایت اہم ہے، بالآخر وسط مدت میں اسی سے اقتصادی بحالی کے امکانات کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

ترقی یافتہ ممالک اس وقت مختصے کا شکار ہیں، اگر وہ جوانی پالیسیوں پر عملدرآمد جاری رکھیں تو ان کا مالیاتی خسارہ بڑھتے بڑھتے ناپائیدار سطح تک جا پہنچنے کا امکان ہے، اور اگر وہ ان پالیسیوں کو واپس لے لیں تو تھوڑی بہت بحالی کا جو عمل جاری ہے اس کے معدوم ہو جانے کا خدشہ ہے۔ بہت سے ملکوں میں سرکاری قرضہ پہلے ہی بے قابو حد کو پہنچ چکا ہے اور یہ ممالک موجودہ حالات سے نکلنے کی ایسی حکمت عملی تلاش کرنے پر مجبور ہیں جس میں مالیاتی کٹاوتی کی کوئی صورت مستقلاً موجود ہو اور ان کا مالی نظم و ضبط بھی بحال ہو سکے (دیکھئے شکل 7.2)۔ اقتصادی بحالی کے پیکیج میں بتدریج کٹوتی موجودہ حالات میں ایک امکان معلوم ہوتا ہے۔

دوسری طرف ابھرتی ہوئی معیشت والے ملکوں کو مختلف طرح کی دشواریوں کا سامنا ہے۔ ان ملکوں میں بحالی کے پیکیج سے خاصی پلچل پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے گرانی کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ایسے ملکوں کے لیے ممکنہ بہترین حکمت عملی زریختی ہوگی تاہم اس کی اثر انگیزی مشتبہ ہے کیونکہ بلند شرح ہائے سود مالی رقوم کو اپنی جانب راغب کر سکتی ہیں جس سے ان

باکس 7.1: عالمی بحالی - علاقائی تناظر

عالمی اقتصادی منظر نامے کے مطابق 2010ء میں ترقی یافتہ ممالک کی شرح نمو 2.5 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ سال کی دوسری ششماہی میں یہ نمونہ اقل تھیل کی بنا پر کم رہے گی۔ 2011ء میں ترقی یافتہ ملکوں کی پیداواری نمونہ ویشن جو کی توں رہے گی۔ ان ملکوں کو بلند سرکاری قرضوں، بیرونی گارنٹی اور بینکوں کی محدود قرض گاری جیسی دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ امریکی معیشت نے اپنی پوری استعداد استعمال نہیں کی، دوسرے اسے زری و مالیاتی پالیسیوں کی غیر معمولی مدد بھی ملی ہے اس کے باوجود وہ کمزور پڑ رہی ہے۔

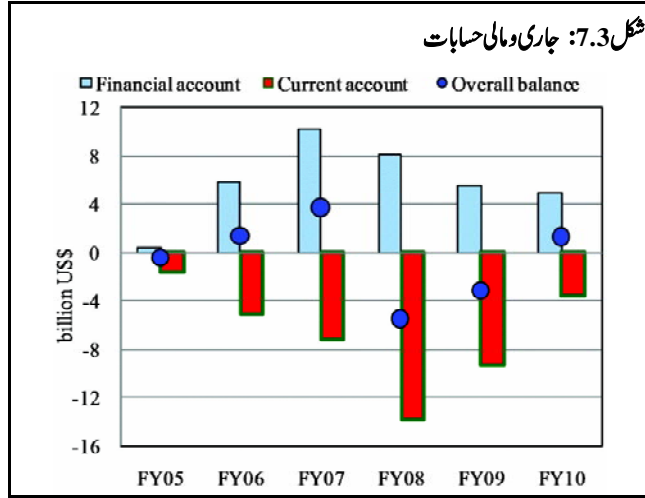
ابھرتے ہوئے ایشیائی ملکوں میں اقتصادی سرگرمیوں کو معقول برآمدی نمونہ اور ملکی ملکی طاقتور طلب سے سہارا ملا ہے، تاہم ان ملکوں کی بھی پیداواری نمونہ 2011ء میں گرنے کی توقع ہے۔ اس خطے میں نمونہ کے محرکات گونا گوں ہوں گے۔ چین کے لیے، جس کی برآمدات کی بحالی طاقتور ہے اور جہاں اس سال اب تک ملکی طلب بھی خاصی مستحکم رہی ہے، 2010ء میں 10.5 فیصد نمونہ پیشگوئی کی گئی ہے جو 2011ء میں سست ہو کر 9.5 فیصد ہونے کی توقع ہے کیونکہ وہاں قرضے کی نمونہ روکنے اور مالی استحکام برقرار رکھنے کی غرض سے مزید اقدامات کیے گئے ہیں۔ بھارت میں کارپوریٹ کے ہماری منافع اور سازگار کارگاری حالات کی بنا پر بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کے نتیجے میں 2010ء میں نمونہ 9.5 فیصد ہونے کی توقع ہے جو 2011ء میں گر کر 8.5 فیصد رہے گی۔ بھارتی پھولتی برآمدات اور ملکی طلب کے نتیجے میں ایشیا کے نئے صنعتی ممالک (این آئی ای) اور آسٹریلیا ممالک کی 2010ء میں متوقع شرح نمو 6.5 فیصد ہوگی۔

عالمی اقتصادی منظر نامے کو لاحق خطرات یورو کے علاقے میں مالی انتشار کے بعد 2010ء کی دوسری ششماہی اور 2011ء کے دوران بڑھ جائیں گے۔ اقتصادی لحاظ سے اس وقت یورو علاقے کے ممالک سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ہیں جن کے ساتھ ایشیا کے براہ راست مالی روابط محدود ہیں تاہم یورپ کی بحالی کا عمل رکنا عالمی نمونہ پر منفی اثر ڈالے گا اور اس سے ایشیا تجارتی اور مالی دونوں ذرائع سے متاثر ہوگا۔ بہت سے ایشیائی ممالک (خصوصاً چین آئی ای اور آسٹریلیا) بیرونی طلب پر ہماری انحصار کرتے ہیں اور ان کا یورپ کو برآمدی اکتشاف کم ویش انتہائی ہے جتنا امریکہ کو ہے۔ ریاستی خطرے پر بڑھتی ہوئی تشویش کے نتیجے میں مستقبل قریب میں اصل خطرہ مالی دباؤ بڑھنے اور روپائی اثر کا ہے۔ اس سے فنڈنگ کی لاگت مزید بڑھ سکتی ہے اور بینکوں کا گوشوارہ مزید کمزور پڑ سکتا ہے چنانچہ قرض گاری کی صورت حال مزید خستہ، کاروبار اور صارف کا اعتماد زوال اور ترقی شرح مبادلہ میں غیر معمولی تبدیلیاں واقع ہو سکتی ہیں۔ مختلف ملکوں کے تجارتی و مالی روابط کو دیکھتے ہوئے اس کا نتیجہ اثر یہ ہو سکتا ہے کہ عالمی طلب خاصی کم ہو جائے۔ تاہم بیرونی طلب میں دھچکے آنے کی صورت میں چند ایشیائی ممالک (چین، بھارت، انڈونیشیا) جہاں ایک بڑی ملکی طلب موجود ہے اور جو خطے کی نمونہ میں مددگار ہے، نمونہ سہارا فراہم کر سکتے ہیں۔

ماخذ: ورلڈ اکنامک آؤٹ لک اپ ڈیٹ، جولائی 2010ء

¹ رینجیل اکنامک آؤٹ لک (اپریل 2010ء)، آئی ایم ایف۔

ملکوں کی شرح مبادلہ بڑھ سکتی ہے یوں برآمدات متاثر ہو سکتی ہیں۔



7.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

میں 10ء کے دوران جی ڈی پی میں جاری حسابات کا خسارہ نمایاں طور پر بہتر ہوا اور گزشتہ سال کے 5.7 فیصد کی نسبت جی ڈی پی کا 2 فیصد رہ گیا۔ چنانچہ یہ کی بیرونی کھاتے میں بحیثیت مجموعی 1.2 ارب ڈالر فاضل رقم لانے میں معاون بنی اور ایسا، دو سال کے وقفے کے بعد ہوا ہے۔ تاہم مالی حسابات کی فاضل رقم کا گزشتہ مالی سال کی نسبت میں 10ء کے دوران کم ہونا تشویشناک ہے (دیکھئے شکل 7.3)۔

گزشتہ مالی سال جاری حسابات کا خسارہ سکڑنے کی بڑی وجہ درآمدات کا گرنا تھا تاہم میں 10ء میں یہ سکڑاؤ وسیع البتہ اور تجارتی کھاتے کے ساتھ ساتھ نادیدہ کھاتے میں بھی نمایاں بہتری دکھائی دی۔ مالی حسابات کی فاضل رقم میں تخفیف کی بڑی وجہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا گرنا تھا کیونکہ میں 10ء کے دوران جز دانی سرمایہ کاری سے رقوم کا اخراج صکوک بانڈ کی عرصیتی ادائیگی کے بعد بھی معمولی رہا۔

بیرونی حسابات میں سال بسال بہتری زیادہ تر میں 10ء کے ابتدائی پانچ ماہ میں واقع ہوئی۔ اس عرصے کے دوران جاری اور مالی حسابات، دونوں میں سال بسال بہتری معقول سطح پر دیکھی گئی۔ تجارتی خسارے میں بھاری کمی نے جاری حسابات کو بہتر کیا کیونکہ برآمدات گرنے کی نسبت درآمدات میں کمی زیادہ سرعت سے ہوئی۔ تجارتی کھاتے میں بہتری کو نادیدہ کھاتے کی فاضل رقم بڑھنے سے سہارا ملا جس میں کارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات کا بڑا ہاتھ تھا۔ دوسری جانب مالی کھاتے میں آئی ایم ایف سے رقوم آئیں، تاہم بعد کے مہینوں میں جاری اور مالی

جدول 7.2: بیرونی حسابات کا خلاصہ

ارب امریکی ڈالر

جولائی تا جون		جولائی تا نومبر		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
-3495	-9261	-1433	-7245	الف۔ جاری کھاتے کا توازن
-11423	-12627	-4690	-7054	(i) تجارتی توازن
19632	19121	7678	8652	برآمدات
2.7	-6.4	-11.3	11.2	سال بسال نمو (فیصد)
31055	31747	12368	15705	درآمدات
-2.2	-10.3	-21.2	25.6	سال بسال نمو (فیصد)
7928	3366	3257	-191	(ii) نادیدہ توازن
8906	7811	3832	2966	ترسیلات
1294	912	0	365	لاجسٹک سپورٹ
629	-271	231	-352	بیرونی کرنسی کھاتے۔ رہائشی
5185	6087	2638	1843	ب۔ مالی اور سرمایہ کھاتہ
2201	3720	779	1621	براہ راست سرمایہ کاری
-64	-1073	302	-182	جز دانی سرمایہ کاری
3822	4031	1669	1117	غیر ملکی قرضے
1804	1851	687	893	بالا قسط ادائیگی
-425	118	-262	-229	ج۔ اعلیٰ اور معمول چوک (خالص)
1266	-3056	943	-5630	د۔ مجموعی توازن

حسابات، دونوں میں بگاڑ آیا۔ چنانچہ بیرونی حسابات میں سال بھر کی بہتری اتنی متاثر کن تھی جتنی ابتدائی پانچ ماہ میں تھی (دیکھئے جدول 7.2)۔

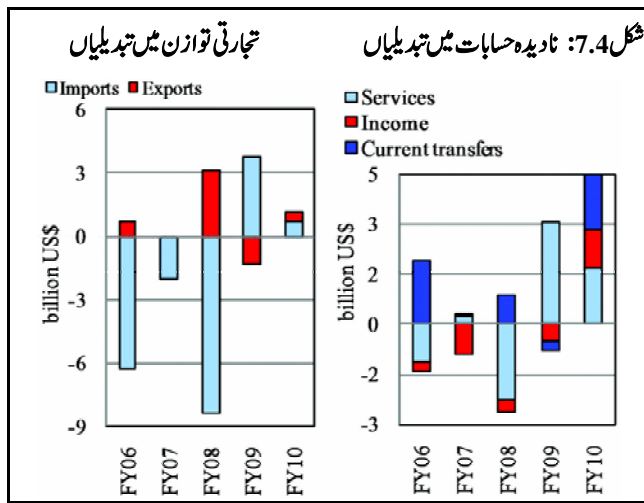
اس سے قطع نظر، بیرونی شعبے کی عمدہ کارکردگی سے زرمبادلہ کے ذخائر اختتام جون 2010ء کو 16.9 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح کو پہنچ گئے جو گزشتہ سال 12.8 ارب ڈالر تھے۔ سال کے دوران روپے پر دباؤ نسبتاً کم رہنے سے اس کی قدر میں کمی بھی 4.7 فیصد تک محدود رہی۔

بیرونی حسابات میں اگرچہ بحیثیت مجموعی فاضل رقم آئی اور مسلسل دوسرے سال اس میں بہتری دکھائی دی تاہم آگے چل کر اس کو برقرار رکھنا دشوار ہوگا۔ اس تجزیے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے رجحان اور تہا کن سیلاب کے اثرات کے پیش نظر جاری حسابات کا خسارہ بڑھ سکتا ہے، (ب) ملکی اور عالمی معیشت کی غیر یقینی بحالی کے تناظر میں بیرونی مالکاری کا ہندوستان بھی مشکل تر ہو سکتا ہے۔ اجناس کے عالمی نرخ بڑھنے کا رجحان دسمبر 2009ء کے بعد سے واضح ہے۔ میں 10ء کی دوسری ششماہی میں درآمدی اخراجات میں اضافے کی بڑی وجہ اجناس کے نرخوں کا بڑھنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، سیلاب کے باعث تعمیراتی سازوسامان اور

بعض اہم غذائی اجناس کی درآمد میں اضافے سے درآمدی بل خاصا بڑھ جائے گا۔ دوسری جانب، عالمی اقتصادی بحالی کی رفتار متوقع طور پر تھمنے سے برآمدی نمو کی رفتار بھی اگلے مہینوں کے دوران دھیمی پڑ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کا بحران، امن وامان، خام مال کی لاگت میں اضافے جیسے ملکی عوامل بھی برآمدات پر منفی اثرات ڈالیں گے۔

ملک کے بیرونی حسابات میں دیرینہ کمزوریوں کے پیش نظر انہیں دور کرنے کے لیے قلیل مدت اور وسط مدت کی حکمت عملیاں وضع کرنا لازمی ہے۔ مجموعی طلب کو محدود کرنے کی غرض سے قلیل مدت میں مالیاتی اور زری پالیسیاں باہم مربوط کی جاسکتی ہیں نیز مالکاری کو محفوظ بنانے کی کوششیں بھی ضروری ہیں۔ وسط مدت میں مددگار مالیاتی اور زری پالیسیوں کے ساتھ ساتھ برآمدات اور ترسیلات بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ بیرونی رقوم پر انحصار کم کیا جاسکے۔

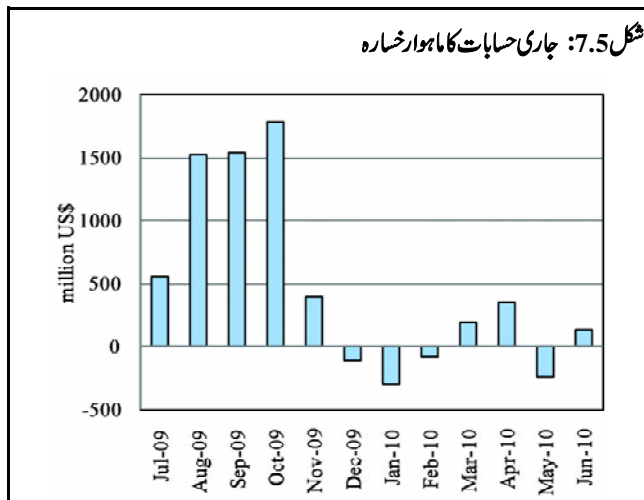
7.2.1 جاری حسابات کا توازن



م 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 62.3 فیصد کم ہوا جبکہ م 09ء میں یہ کمی 33.3 فیصد تھی۔ اس سال مذکورہ کمی وسیع الہیاد تھی اور تجارت کے تمام ذیلی اجزاء کے ساتھ ساتھ ناپیدہ کھاتے میں گزشتہ سال کی نسبت بہتری پائی گئی (دیکھئے شکل 7.4)۔ م 10ء میں جاری حسابات کے ہر جز میں ایک ارب ڈالر سے زائد کی بہتری آئی۔ جاری حسابات کا خسارہ گھٹانے میں بالخصوص بلند برآمدات، کم درآمدات، لاجسٹک سپورٹ کے تحت بہتر وصولیوں، دیگر کاروباری خدمات کے تحت کم ادائیگیوں اور کارکنوں کی بھاری ترسیلات نے نمایاں کردار ادا کیا۔

ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاری حسابات میں زیادہ تر بہتری م 10ء کی پہلی ششماہی میں ہوئی جس کے دوران تجارتی خسارہ 30.5 فیصد گھٹ گیا جبکہ دوسری ششماہی میں یہ خسارہ 5.7 فیصد بڑھ گیا (دیکھئے شکل 7.5)۔ پہلی ششماہی میں ناپیدہ کھاتے میں 3.6 ارب ڈالر فاضل رقم آئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں 40 کروڑ ڈالر آئے تھے۔

تاہم مستقبل قریب میں جاری حسابات کا خسارہ سیلاب کے تباہ کن اثرات کے باعث مزید بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ سیلاب نے کپاس کی فصل²، بنیادی غذاؤں، مویشیوں، اور



بجلی اور ٹرانسپورٹ کے نیٹ ورک کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ دوسری طرف بحالی کی سرگرمیاں شروع ہونے کے بعد پیٹرولیم مصنوعات اور ڈیزل، اور لوہے اور فولاد کی درآمد بڑھنے کی توقع ہے۔ جاری حسابات میں اضافہ جاری منتقلیوں میں متوقع اضافے سے معقول حدود میں رہنے کی امید ہے کیونکہ (الف) تارکین وطن پاکستان میں اپنے خاندانوں کو سیلاب کے اثرات سے نکلنے میں مدد دینے کے لیے زائد ترسیلات بھیجیں گے، اور (ب) بین الاقوامی برادری سے زائد گرانٹس مل سکتی ہیں۔

7.2.2 تجارتی کھاتہ

برآمدات میں معمولی بہتری اور درآمدات میں کمی کے باعث تجارتی خسارہ م 10ء میں 9.5 فیصد گھٹانے میں مدد ملی جبکہ گزشتہ سال 15.7 فیصد کمی واقع ہوئی

² ابتدائی اندازوں کے مطابق پاکستان میں سیلاب سے 15 سے 20 لاکھ کھیتیں تباہ ہو چکی ہیں اور تقریباً 14 لاکھ 80 ہزار ایکڑ زری اراضی متاثر ہوئی ہے۔

تھی۔ بہتر زرعی کارکردگی کے نتیجے میں بنیادی اجناس مثلاً چاول، کپاس، پھل اور سبزی کی وجہ سے برآمدات میں بحالی آئی۔ زبورات اور کیمیکلز اور ادویات کی برآمد میں بھی عمدہ نمو ہوئی۔ چاول برآمد کرنے والے دو بڑے ممالک بھارت اور تھائی لینڈ میں چاول کی پیداوار کم رہی جو پاکستانی چاول کی برآمد میں اضافے کا سبب بنی۔ اسی طرح کا معاملہ کپاس پیدا کرنے والے بڑے ملکوں میں کم پیداوار کی وجہ سے پاکستانی کپاس کے ساتھ ہوا۔

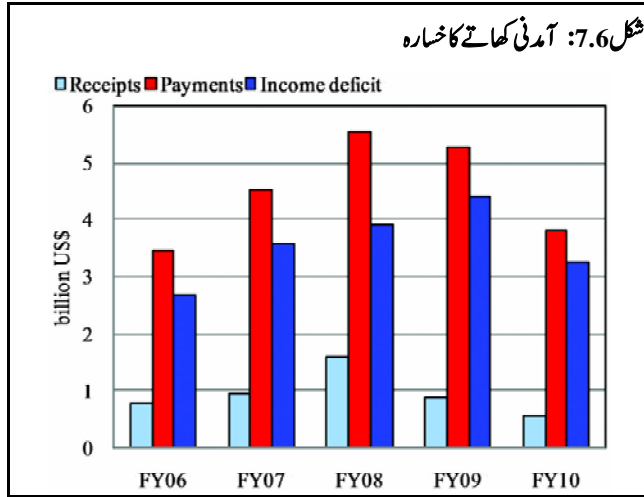
دوسری جانب درآمدی اخراجات کم رہنے کا سبب یہ ہے کہ تقریباً تمام اہم اجناس کے عالمی منڈیوں میں اوسط نرخ گزشتہ سال کے مقابلے میں م س 10ء کے دوران کم رہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تجارتی کھاتے میں زیادہ تر سال ب سال بہتری م س 10ء کی پہلی ششماہی میں مرکوز ہے۔ دوسری ششماہی میں عالمی منڈی میں اجناس کے نرخ بڑھنا شروع ہو گئے جبکہ درآمدی حجم میں بھی اضافہ ہوا چنانچہ درآمدی اخراجات میں 18 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ م س 10ء کی دوسری ششماہی میں بالخصوص پیٹرولیم مصنوعات، کھاد اور گاڑیوں کی درآمد نمایاں طور پر بڑھی، اسی طرح دوسری ششماہی میں برآمدات نے 14.3 فیصد کی عمدہ نمو دکھائی (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن تجارت)۔

7.2.3 خدمات کا کھاتہ

م س 10ء میں خدمات کے کھاتے کا خسارہ تیزی سے (50.4 فیصد) مسلسل دوسرے سال کم ہوا۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال خدمات کی برآمد 25.4 فیصد بڑھی اور درآمدات نمایاں طور پر کم رہیں جس سے خدمات کے کھاتے کا خسارہ چھ سال کی نچلی ترین سطح پر لانے میں مدد ملی۔

خدمات کی برآمدات بڑھنے میں سب سے زیادہ حصہ لاجسٹک سپورٹ، مالی خدمات اور مواصلاتی خدمات کا رہا۔ مواصلاتی خدمات کی بلند برآمد پاکستان ٹیلی مواصلات اتھارٹی (پٹی اے) کے اقدامات کا نتیجہ تھی جو اس نے ایل ڈی آئی (طویل فاصلہ اور بین الاقوامی) آپریٹرز کی مدد سے ٹیلی فون کی غیر قانونی ٹریفک (گرے ٹیلی فونی) کے خاتمے کے لیے کیے۔ خدمات کی درآمد میں کمی بار برادری اخراجات، سفری اخراجات اور دیگر کاروباری خدمات کی درآمد میں تخفیف کا نتیجہ تھی۔ م س 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقم کی روانگی میں مسلسل کمی، اور ساتھ ساتھ اشیا کی درآمد کرنے سے بار برادری اخراجات کی کم ادائیگی اس تخفیف کے اہم عوامل تھے (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن خدمات)۔

7.2.4 آمدنی (خالص)

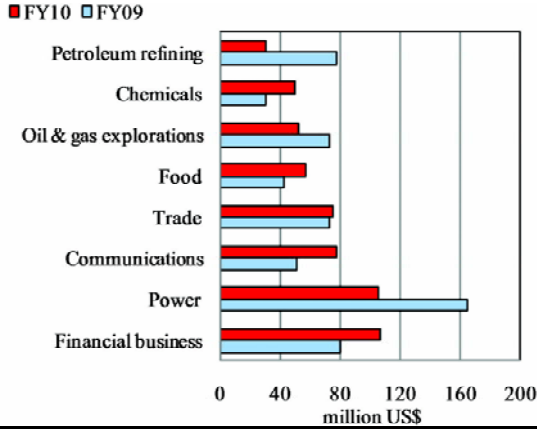


پانچ سال میں پہلی بار م س 10ء کے دوران آمدنی کھاتے کا خسارہ کم ہوا، 25.8 فیصد کی یہ معقول کمی ادائیگیوں میں تخفیف سے ممکن ہوئی جو م س 10ء کے دوران گر کر 3.8 ارب ڈالر رہ گئیں اور جو گزشتہ سال اسی عرصے میں 5.3 ارب ڈالر تھیں (دیکھئے شکل 7.6)۔ آمدنی ادائیگیوں میں یہ کمی وسیع البینا دیتی اور یہ خام تیل کی خریداری، سودی ادائیگیوں اور منافع و منافع منقسمہ میں ہوئی۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران منافع اور منافع منقسمہ کی کم تر تیل ان شعبوں سے ہوئی جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر گردش قرضے کے مسئلے سے دوچار تھے کیونکہ انہوں نے اپنی پوری استعداد پر کام نہیں کیا۔ یہ شعبے پیٹرولیم کی صفائی، بجلی اور تیل و گیس کے ہیں (دیکھئے شکل 7.7)۔ جن کمپنیوں کو نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا وہ بجلی کے شعبے میں ”اے ای ایس پاک جزییشن“ اور اُچ پاور پروجیکٹ، پیٹرولیم کی صفائی کے شعبے میں پاک عرب ریفاؤنری، اور تیل و گیس کے شعبے میں اوجی سی ایل اور پاکستان آئل فیلڈ ہیں۔

جہاں تک منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں معقول اضافے کا تعلق ہے تو مالی کاروبار، مواصلات اور غذا کے شعبوں میں م س 10ء کے دوران سال ب سال اضافہ ہوا۔ مالی کاروبار میں دو بڑے بینکوں کی جانب سے منافع منقسمہ کی اضافی ادائیگی کا سبب یہ ہے کہ ان کی غیر ملکی ہولڈنگ خاصی زیادہ ہیں، جبکہ پاک ٹیلی کام کے تحت منافع کی ترسیل مواصلات کے

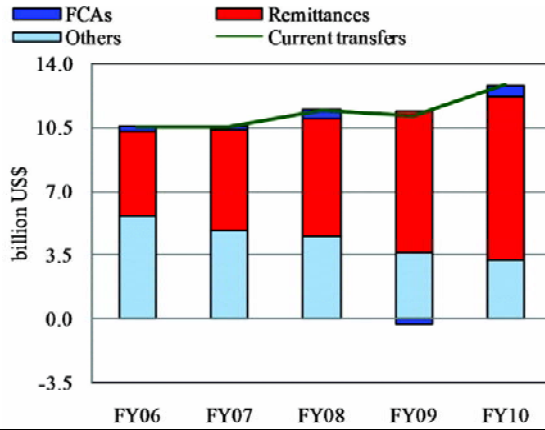
شکل 7.7: منافع و منافع منقسمہ کی شعبہ وار ترسیل



شعبے میں نمو کے باعث ہوئی۔ غذائی اشیاء تیار کرنے والی دو بڑی کمپنیوں نے بھی م س 09ء کے مقابلے میں م س 10ء کے دوران بھاری منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل کی۔ منافع اور منافع منقسمہ کی زیادہ تر ترسیل مالی سال کی دوسری اور چوتھی سہ ماہیوں میں ہوئی جس سے ان میں سیزن کے اثرات کا پتہ چلتا ہے۔

سودی ادائیگیوں میں کمی خالص سودی ادائیگیوں میں تخفیف کی بڑی وجہ تھی جس نے م س 10ء کے دوران سودی وصولی میں کمی کے اثرات عمدگی سے زائل کر دیے۔ اس کے اہم عوامل یہ ہیں: (الف) عالمی منڈیوں میں کم شرح سود، (ب) اسلامی بینک، یورو بانڈ اور نجی قرضے کے نسبتاً مہنگے قرضوں کا حجم کم ہونا، اور (ج) ملکی بینکوں کے بیرونی کرنسی کھاتوں پر سود کی ادائیگی میں کمی۔ آمدنی کھاتے میں ہونے والے ان فوائد کا ایک جز آئی ایم ایف کے قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں اضافے، اور زرمبادلہ ذخائر پر سودی آمدنی میں تخفیف کی نذر ہو گیا۔

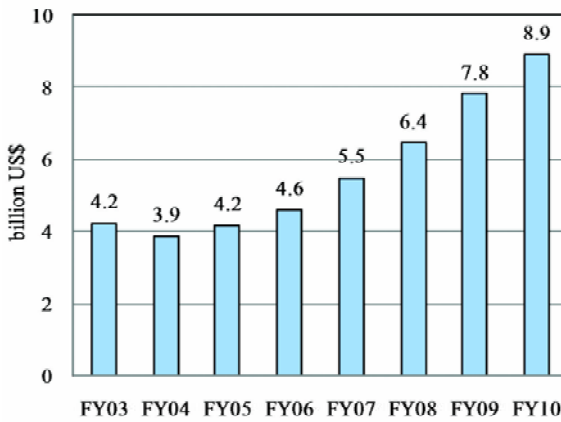
شکل 7.8: جاری منتقلیوں کے اجزائے ترکیبی



7.2.5 جاری منتقلیاں

م س 10ء میں جاری منتقلیوں میں 15.4 فیصد کا معقول اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 2.8 فیصد کم ہوئی تھیں (دیکھئے شکل 7.8)۔ حالیہ اضافے کی وجوہات کارکنوں کی ترسیلات میں مسلسل نمو، اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی زائد آمد اور خاص طور پر اندرون ملک بے گھر افراد (آئی ڈی پی) کے لیے اقوام متحدہ کی جانب سے حکومت کو بلند نقد گرانٹس ہیں۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی کوششوں سے نجی منتقلیوں میں بہتری لانے میں مدد ملی۔ تاہم دیگر نجی منتقلیوں میں (65 کروڑ 30 لاکھ ڈالر) تخفیف کی وجہ سے جاری منتقلیوں پر مثبت اثرات کسی حد تک ماند پڑ گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب سے اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج کو ان کی جمع کردہ ترسیلات کے ساتھ منسلک کیا ہے دیگر نجی منتقلیاں مسلسل گر رہی ہیں۔³

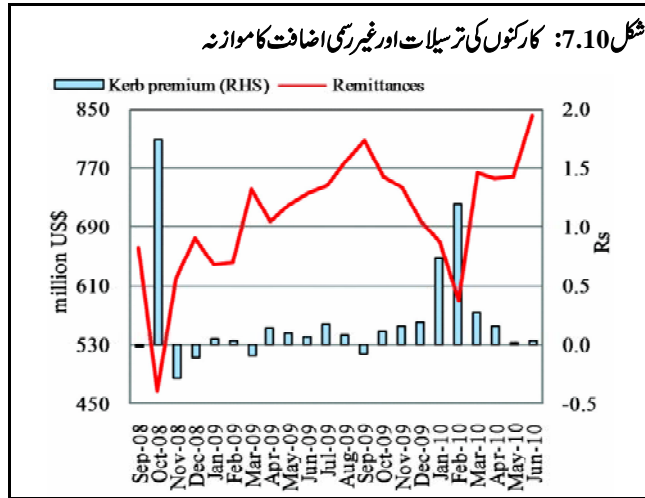
شکل 7.9: کارکنوں کی ترسیلات



کارکنوں کی ترسیلات

م س 10ء میں مجموعی طور پر 8.9 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترسیلات آئیں جو مسلسل پانچویں سال شاندار نمو کو ظاہر کرتی ہیں (دیکھئے شکل 7.9)۔ 14 فیصد عمدہ نمو صرف بینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں ہوئی جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی رقوم 25.5 فیصد کم ہو گئیں۔ بینکوں کے توسط سے ترسیلات کی آمد میں اس نمو کے کئی عوامل ہیں: (الف) رقوم کی غیر قانونی منتقلی میں ملوث زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف کارروائی، (ب) بینکوں کی جانب سے سخت مسابقت، (ج) سال کے اکثر حصے میں غیر رسمی اضافت کا کم رہنا، اور

³ دیکھئے ایف ڈی جی مٹھی مراسلہ نمبر 4 مورخہ 9 مئی 2008ء۔



(د) پاکستان ریڈی ٹینس انیشی ایٹو (پی آر آئی) کے اثرات⁴۔ م 10ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات کی حرکیات کو تین مراحل میں واضح کیا جاسکتا ہے۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ترسیلات میں م 10ء کے ابتدائی مہینوں یعنی جولائی تا اکتوبر کی نمونہ برتاؤ فروری کے دوران برقرار نہ رہ سکی اور خاصی سست پڑ گئی لیکن مارچ تا جون کے دوران دوبارہ تیزی سے بڑھی۔ مالی سال کے درمیانی عرصے میں ترسیلات کی نموست پڑنے کی جزوی وجوہات غیر رسمی اضافت کا بڑھنا⁵ اور کراچی میں دہشت گردی کے واقعے کے بعد اقتصادی سرگرمیوں کی معطلی تھی۔

م 10ء کے اختتامی عرصے میں ترسیلات کی آمد بڑھنے کی بنیادی وجہ غیر رسمی اضافت میں کمی تھی اور نہ صرف تمام بڑے میزبان ملکوں بلکہ تمام ذرائع کی طرف سے اضافہ درج ہوا (دیکھئے شکل 7.10)۔ بالخصوص، بینکوں کے ذریعے ترسیلات جون 2010ء میں ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئیں جس سے بنیادی طور پر روپے کے نسبتاً استحکام کی عکاسی ہوتی ہے، نتیجتاً بیرونی کرنسی کھاتوں کی روپے میں منتقلی بڑھ گئی۔ اس میں پی آر آئی کے اثرات بھی کارفرما ہو سکتے ہیں۔

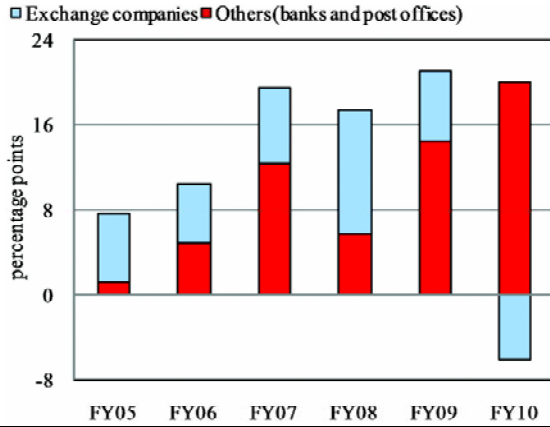
بلحاظ ملک اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ م 10ء کے دوران کارکنوں کی بھاری ترسیلات سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور برطانیہ سے آئیں، ترسیلات کی مجموعی نمومیں ان ملکوں کا حصہ بالترتیب 32.7 فیصد، 32 فیصد اور 24.7 فیصد رہا۔ امریکہ، کینیڈا، قطر جیسے ملکوں سے ترسیلات میں بھی اوسط نمو دیکھی گئی (دیکھئے جدول 7.3)۔ بینکوں کے توسط سے ترسیلات میں مسلسل دوسرے سال شاندار نمو ہوئی اور مالی سال 10ء کی مجموعی نمومیں بینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات کی مرہون منت ہے جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی ترسیلات اس عرصے میں نمایاں طور پر کم ہوئیں۔ یہ غالباً گذشتہ چند سال کے دوران کیے گئے اقدامات کے اثرات ہیں، مثال کے طور پر: زرمبادلہ کی بعض کمپنیوں کے خلاف کارروائی، ملکی بینکوں کا بیرونی اداروں کے ساتھ اشتراک، بینکوں کے توسط سے رقم کی منتقلی پر کم لاگت (دیکھئے شکل 7.11)۔

م 10ء کی نسبت، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ م 11ء میں ترسیلات میں طاقتور نموبرقر انہیں رہ پائے گی۔ یہ درست ہے کہ سیلاب زدہ علاقوں کے خاندانوں کی خصوصی ضروریات کے لیے ابتدا میں ترسیلات بڑھ جائیں گی تاہم یہ اگلے مہینوں میں برقر انہیں رہ سکیں گی۔ اس ممکنہ کمی کی وجوہات یہ ہیں: (الف) سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک اپنے مقامی لوگوں کو روزگار دے رہے ہیں چنانچہ ان ملکوں کو پاکستان کی افرادی قوت کی برآمد متاثر ہوئی ہے، (ب) بحران کے بعد اقتصادی بحالی میں متوقع سست روی سے امریکہ اور یورپ وزون گئے ہوئے پاکستانی کارکنوں کی آمدنی کم ہو سکتی ہے۔

⁴ وزارت خزانہ، وزارت سمندر پار پاکستانی اور اسٹیٹ بینک نے باضابطہ ذرائع کے توسط سے کارکنوں کی ترسیلات بڑھانے، اور ارسال کنندہ اور مرسل الیہ دونوں کو نقصان سے بچانے کی غرض سے اگست 2009ء میں پی آر آئی متعارف کرایا تھا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2008-09ء اور پہلی تا تیسری سہ ماہی کی رپورٹیں 2009-2010ء۔

⁵ یہ ترسیلات کی آمد میں ایک اہم عامل ہے۔ مثال کے طور پر فروری 2010ء میں بہت بلند غیر رسمی اضافت کے باعث ترسیلات کی آمد تیزی سے کم ہوئی۔

شکل 7.11: ترسیلات کی نمونہ حصہ



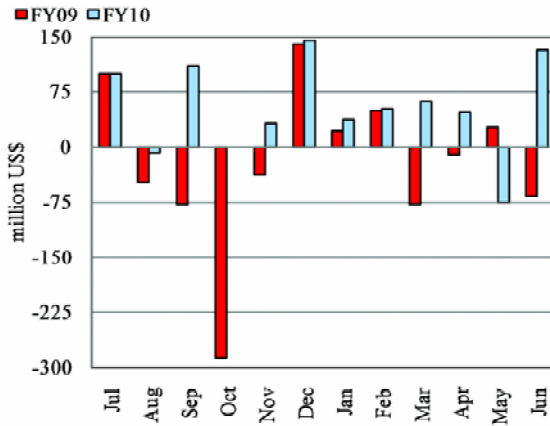
اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

میں 10ء میں اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں گزشتہ سال کے برعکس 62 کروڑ 90 لاکھ ڈالر اضافہ ہوا، م 09ء کے دوران 27 کروڑ 10 لاکھ ڈالر کا انخلا بیرونی کرنسی کھاتے منجمد کیے جانے کی افواہ کا نتیجہ تھا جبکہ اس سال عمدہ بحالی روپے کی قدر میں کمی کی توقعات کی بنا پر ہوئی (دیکھئے شکل 7.12)۔ اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں اضافہ انفرادی اور کارپوریٹ کھاتوں، دونوں میں اضافے کا نتیجہ تھا۔ کارپوریٹس میں سے اقوام متحدہ، او جی ڈی سی اور بجلی کے ادارے کے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں معقول نمو ہوئی۔

7.2.6 مالی کھاتے

مالی کھاتے کے فاضل میں کمی کا سلسلہ مسلسل تیسرے سال بھی جاری رہا۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور دیگر سرمایہ کاریوں میں کمی سے مالی کھاتے کے فاضل میں 11.2 فیصد سال بسال تخفیف ہوئی، تاہم رقوم کا خالص اخلا خاصا کم ہونے سے جزدانی سرمایہ کاری کی صورت حال م 10ء میں بہتر ہوئی (دیکھئے شکل 7.13 الف)۔

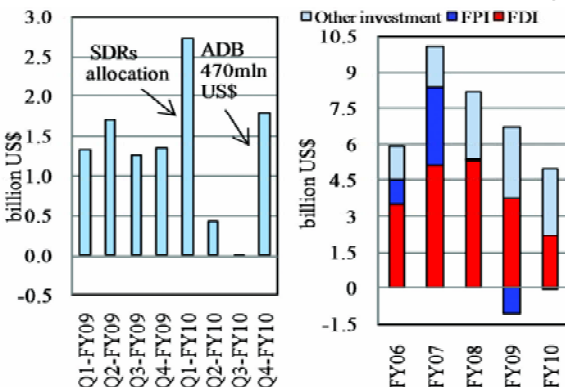
شکل 7.12: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں تبدیلی



سہ ماہی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی رقوم کی زیادہ تر آمد م 10ء کی پہلی اور چوتھی سہ ماہی میں بالترتیب آئی ایم ایف کے 1.2 ارب ڈالر ایس ڈی آر یکبارگی اختصاص اور ایشیائی بینک کے قرضے کے 47 کروڑ ڈالر کی وجہ سے ہوئی۔ تاہم قرضے کی رقوم کی آمد کم ہونے اور 60 کروڑ ڈالر کے صکوک بانڈ کی عرصیت پوری ہونے پر ادائیگی کی وجہ سے مالی سال کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں مالی کھاتے کا توازن بگڑ گیا (دیکھئے شکل 7.13 ب)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج کا بنیادی سبب صکوک بانڈ کی ادائیگی تھی، یہ ادائیگی نہ ہوئی ہوتی تو جزدانی سرمایہ کاری میں بھی خالص اضافہ ہوتا۔ جزدانی سرمایہ کاری میں بہتری بظاہر بیرونی بروکریج فرمز کی حکمت عملی ہے تاکہ خطرے کو منقسم کر دیا جائے، نیز کراچی اسٹاک ایکس چینج کی نسبتاً عمدہ کارکردگی بھی ایک وجہ ہے۔ نمو کے نسبتاً کمزور امکانات، سلامتی کے بڑھتے ہوئے خطرات اور بجلی کے طویل بحران جیسے عوامل براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں بدستور حائل رہے۔

شکل 7.13: (الف) مالی کھاتے کے توازن کے اجزا



جہاں تک مالی کھاتے کے توازن میں قرضہ جاتی اور غیر قرضہ جاتی رقوم میں تناسب کا تعلق ہے سرمایہ کاری رقوم کی ناقص کارکردگی کے سبب غیر قرضہ جاتی رقوم میں مسلسل تیسرے سال کی آئی م 10ء کے دوران قرضہ جاتی رقوم میں اضافے کے اسباب میں ایس ڈی آر کا یکبارگی اختصاص، احباب پاکستان کی طرف سے رقوم میں کمی کو پورا کرنے کے لیے آئی ایم ایف کا برنج فنانسنگ قرضہ اور ایشیائی بینک سے منصوبہ جاتی قرضہ شامل تھے (دیکھئے شکل 7.14)۔

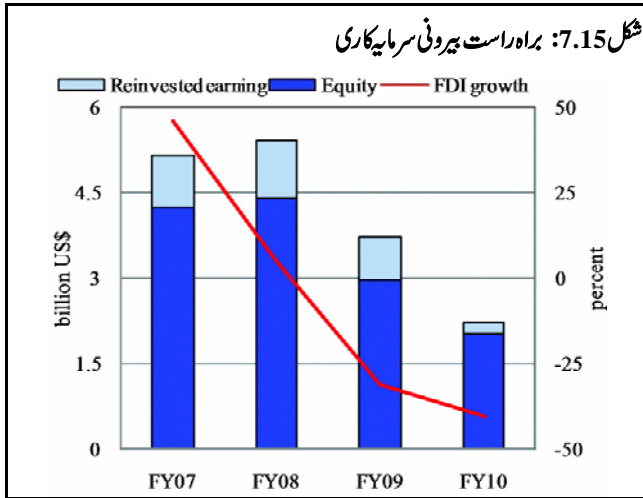
خالص بیرونی سرمایہ کاری

میں 10ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری گذشتہ سال کی نسبت 19.8 فیصد کم ہوگئی، جس کی سب سے بڑی وجہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 40.8 فیصد کمی تھی۔ بنیادی طور پر یہ کمی ملک میں معاشی مبادیات کے کمزور پڑنے، بجلی کے بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی حالت کی وجہ سے ہوئی۔ اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے کے دوران صکوک بانڈ کی عرصیت پر 60 کروڑ ڈالر ادائیگی نے خالص بیرونی سرمایہ کاری کی رقوم پر مزید دباؤ ڈالا۔ تاہم مالی سال کے دوران ایکویٹی مارکیٹ میں 58 کروڑ 79 لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری نے کچھ سہارا فراہم کیا (دیکھئے جدول 7.5)۔

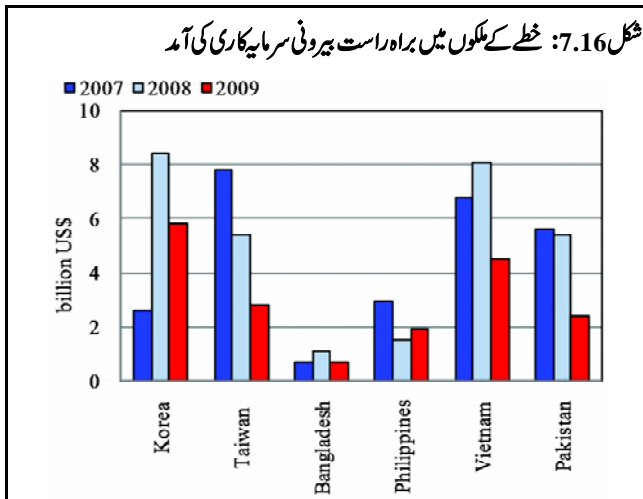
جدول 7.4: مں 10 ءے ءوران آنے والی قوم		
ملین امریکی ءار		
اصل	پہچوئی	
1058.45	1024.73	منصوبہ جاتی قرے
1,941.7	4,459.5	پر مگراموں کے قرے
300.0	1,758.5	جس میں: ٹوکیو کے ءے
3,526.0	4,656.4	آئی ایم ایف
معاشی امور ڈویژن، ءار خزانه، آئی ایم ایف		

جدول 7.5: پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی خالص آمد			
ملین امریکی ڈالر نمونہ فیصد			
عمو	میں 10ء	میں 09ء	
-19.8	2,136.8	2,665.4	بیرونی سرمایہ کاری
-13.1	2,789.2	3,209.5	1۔ نجی سرمایہ کاری
-40.8	2,201.3	3,719.9	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
215.2	587.9	-510.4	جزو دانی سرمایہ کاری
246.6	600.9	-409.8	یکویتی شرکت
87.1	-13.0	-100.6	رضہ شرکت
-19.9	-652.4	-544.1	2۔ سرکاری سرمایہ کاری
-19.9	-652.4	-544.1	میں سے: قرضہ شرکت *
ایکٹیل پوائس ڈالر بانڈ، پورہ بانڈ، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، بلز اور بی آئی بی کی خاص خرید و فروخت			

اس کے علاوہ بین الاقوامی عوامل نے بھی پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد کو متاثر کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ اگرچہ عالمی معیشت م س 10ء میں کسی حد تک بحال ہوئی،

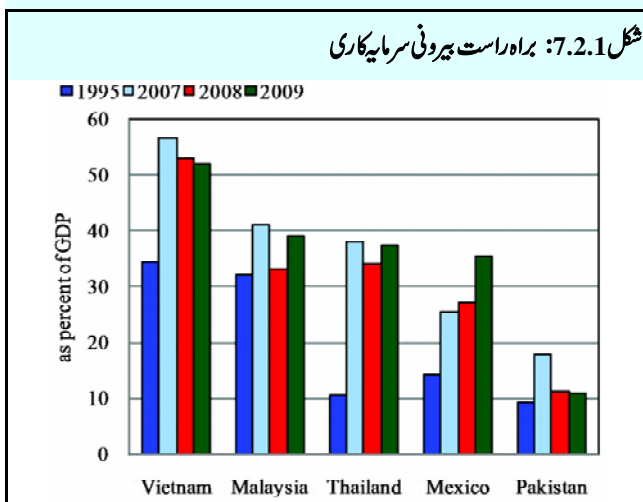


خطرات سے گریز کا رویہ دوسرے ملکوں میں براہ راست سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کرتا رہا چنانچہ 2009ء میں عالمی سطح پر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 43 فیصد کی کے نتیجے میں 1101 ارب ڈالر رہ گئی۔⁶ بہت سی کمپنیوں نے عالمی منڈی کی غیر یقینی کیفیت، کارپوریٹ کے منافع میں کمی اور قرضے کے حصول میں مشکلات کو دیکھتے ہوئے اپنی سرمایہ کاری مؤخر یا ملتوی کر دی۔ اس کے دیگر اسباب سرپرست کمپنیوں پر مالی دباؤ، اور منسلک غیر ملکی فرموں کی جانب سے اپنی سرپرست کمپنیوں کو قرضوں کی واپسی بھی تھے۔ نتیجتاً بہت سے ترقی پذیر ملکوں کو 2009ء میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گھٹ گئی (دیکھئے شکل 7.16)۔ ان دشواریوں کے علاوہ پاکستان اُن عوامل میں بھی پیچھے ہے جو کسی ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر اثر انداز ہوتے ہیں (دیکھئے باکس 7.2)۔



براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی ایکوٹی سرمایے اور نو سرمایہ کاری آمدنی، دونوں میں تخفیف کا نتیجہ تھی۔ ان میں سے اول الذکر میں تخفیف بڑھی ہوئی تھی تاہم مؤخر الذکر بھی م س 09ء کے مقابلے میں متاثر ہوا۔ نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی نفع یابی گھٹنے اور بعض بڑی کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے خسارے، دونوں کی وجہ سے آئی۔ تاہم براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کرنے کا زیادہ تر تعلق انضمام اور تھویل کے سودوں میں کمی، بدامنی، بجلی کی قلت اور گردش قرضوں سے تھا۔

بلحاظ شعبہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام بڑے شعبوں میں م س 10ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ہوئی تاہم پیشتر کی مواصلات، مالی شعبہ اور بجلی کے شعبے میں ہوئی (دیکھئے جدول 7.6)۔



باکس 7.2: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر اثر انداز ہونے والے عوامل
اقتصادی آزادی اور عالمی ارتباط کے معاملے میں پاکستان کا موقف خاصا حوصلہ افزا ہے تاہم جی ڈی پی میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے حجم کا تناسب علاقے کے دیگر ابھرتے ہوئے ملکوں کے مقابلے کم رہا ہے (دیکھئے شکل 7.2.1)۔

کسی ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد بڑھانے والے بعض بنیادی تقاضوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے پاکستان ان تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام یا سست رہا ہے۔ تقابلی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اہم اور مؤثر عوامل میں پاکستان پست درجے پر ہے (دیکھئے جدول 7.21)۔

سیاسی استحکام بیرونی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے میں بہت بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ اقتصادی پالیسیوں میں تسلسل چاہتے ہیں۔ بد قسمتی سے پاکستان کے سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں نہ صرف انتظامی تبدیلیاں ہوتی ہیں بلکہ اقتصادی انتظامیہ بھی بدل جاتی ہے، یہ صورتحال پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں رکاوٹ بنتی ہے۔

اقتصادی استحکام ایک بنیادی ضرورت ہے، اسی سے پتہ چلتا ہے کہ کسی ملک کی معیشت کتنی مضبوط ہے اور بیرونی یا اندرونی دھچکوں کو کس حد تک برداشت کر سکتی ہے۔ سوئے اتفاق سے حالیہ برسوں میں پاکستان کی

⁶ ورلڈ انویسٹمنٹ رپورٹ 2010ء، یو این سی ٹی اے ڈی۔

جدول 7.2.1: مختلف ممالک کے عالمی مسابقتی اعتباریوں کا تقابل								
ممالک	ادارہ	انفراسٹرکچر	معاشی استحکام	صحت و تعلیم	تجارتی ترقی	منڈی کا حجم	اقربا پروری	لیبر منڈی کارکردگی
تھائی لینڈ	60	40	22	61	43	21	66	25
ملائیشیا	43	26	42	34	24	28	37	31
ویت نام	63	94	112	76	70	38	57	38
میکسیکو	98	69	28	65	62	11	85	115
پاکستان	104	89	114	113	81	30	87	124

جی ڈی پی کی نمونہ، گمرانی بلند، مضبوطی پیداوار کا اشاریہ روپہ زوال، اور شرح مبادلہ متغیر رہی ہے جس سے کوئی اچھی تصویر نہیں ابھرتی۔

اقتصادی پالیسیوں میں تسلسل کی ضرورت ہوتی ہے اور انہیں عالمی روایات سے ہم آہنگ ہونا چاہیے تاہم پاکستان میں قانونی شرائط پیچیدہ ہیں، قواعد و ضوابط میں ترمیم اور رد و بدل ہوتا رہتا ہے جس سے پے پٹینی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

یورپ کی ایک اور بنیادی مسئلہ ہے۔ پالیسیوں کا سست روی سے نفاذ اور ان کا جزا و سزا سے میرا ہونا یورو کرپسی کی بدانتظامی کا عکاس ہے۔

ملک کا کاروباری ماحول بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے اطمینان بخش نہیں بنایا گیا ہے۔ ایسا ماحول پیدا کرنے میں بنیادی رکاوٹ پیشہ ورانہ سوچ کا فقدان ہے۔

انفراسٹرکچر کی سہولتیں بین الاقوامی معیار سے کم تر ہیں۔ ذرائع نقل و حمل اور مواصلاتی خدمات سے بجلی کی فراہمی تک پاکستان نہ صرف معیار میں پیچھے ہے بلکہ ان چیزوں کے نرخ بھی زائد ہیں۔ مثلاً کراچی کی بندرگاہ جبل علی سے زیادہ مہنگی ہے۔

کسی ملک کی افرادی قوت اگر تعلیم اور تکنیکی مہارت سے لیس ہو تو اہم اثاثہ ہوتی ہے۔ پاکستان کی اکثر افرادی قوت بدقسمتی سے غیر ہنرمند ہے اور ملک پر بوجھ بن رہی ہے۔

شہری اور ملکیتی حقوق کا تحفظ پٹینی بنایا جانا چاہیے تاکہ بیرونی سرمایہ کاروں کو سماجی اور اخلاقی تحفظ کی ضمانت مل سکے۔

عدالتی نظام انتظامی طور پر ہونا چاہیے کہ قوانین کو ان کی روح کے مطابق نافذ کر سکے۔ مستحکم عدالتی نظام بدعنوانی کے انسداد کے لیے بھی لازمی ہے۔

ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد پٹینی بنانے کے لیے ان بنیادی تقاضوں کے ساتھ ساتھ تکنیکی اختراعات اپنانا بھی بہت ضروری ہے۔

حوالہ جات:

(1) "Foreign Direct investment In Pakistan: Policy Issue and Operational Implications" by Dr. Ashfaq H. Khan and Yun-Hwan Kim (July 1999)

(2) "Global Competitiveness Report 2009-2010"

(3) "World Investment Report 2010: Investing in a Low-carbon Economy"

جدول 7.6: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، بلحاظ شعبہ						
ملین امریکی ڈالر						
شعبے	م 09ء			م 10ء		
	نقد	نوسرمایہ کاری آمدنی	مجموعی	نقد	نوسرمایہ کاری آمدنی	مجموعی
تیل اور گیس کی تلاش	546.8	228.2	775	547	203.6	750.6
ٹیلی مواصلات	900.7	-85.8	814.9	477.5	-103.9	373.7
مالی کاروبار	508.5	199.1	707.6	115.9	47.1	163
تجارت	121	45.6	166.6	80.6	36.5	117.1
کیمیکلز	5.3	68.9	74.3	76.5	35.6	112.1
پیپر و لیم کی صفائی	39	93.1	132.1	31.2	73.3	104.5
تعمیرات	93.2	0.2	93.4	107.7	-6.1	101.6
ذاتی خدمات	94.6	5.5	100.1	57.8	4.7	62.5
سینٹ	9	23.6	32.6	0.4	-1.6	-1.2
بجلی	151	-28.6	122.4	48.8	-160.5	-111.7
دیگر	512.4	188.6	701	465.9	63.3	529.2
مجموعی	2981.6	738.3	3719.9	2009.4	191.9	2201.3

مواصلات کے شعبہ میں موبائل کمپنیوں کا منافع سخت مسابقت، اشتہارات اور بنیادی ضروریات کی بڑھتی ہوئی لاگت، اور بجلی کے بحران نے گھٹا دیا۔ ٹیلی مواصلات کی صنعت میں قرض گیری کی بلند لاگت، اور روپے کی قدر گرنے سے شرح مبادلہ کے نقصان کے باعث صورتحال مزید بگڑ گئی، چنانچہ 2008-09ء کے دوران پانچ موبائل کمپنیوں میں سے چار کو خالص خسارہ ہوا۔⁷

⁷ پاکستان ٹیلی مواصلات اتھارٹی، ٹیلی مواصلات سہ ماہی جائزہ، دسمبر 2009ء۔

کے ای ایس سی کے پورٹ قاسم پروجیکٹ اور اُنچ پاور پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کے باوجود بجلی کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نمایاں طور پر کم ہو گئی جس کا بنیادی سبب ایک بڑی بجلی ساز کمپنی کا سرمایہ نکال لینا اور کے ای ایس سی کے خسارے کی وجہ سے رقوم کا اخراج تھا۔⁸

تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں گزشتہ سال سرمایہ کاری بڑھی تھی تاہم م س 10ء کے دوران اس میں معمولی کمی آ گئی جس کے اسباب عام بد امنی اور گردشی قرضے کے مسائل تھے چنانچہ مجبوراً کمپنیوں نے پوری استعداد پر کام نہیں کیا۔ سال کے دوران ڈرلنگ کی سرگرمیاں بھی سست ہو گئیں۔ پاکستان کے تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں زیادہ تر سرمایہ کاری برٹش پیٹرولیم (بی پی) پاکستان انیکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن انکارپوریٹڈ کرتی ہے تاہم بی پی کو درپیش بحران کے باعث توقع ہے کہ دسمبر 2010ء تک بی پی پاکستان میں تلاش اور پیداوار کی اپنی سرگرمیاں کم کر دے گی⁹ چنانچہ مستقبل قریب میں سرمایہ کاری رقوم کی آمد متاثر ہو سکتی ہے۔ مذکورہ شعبوں کے علاوہ جن دوسری بڑی کمپنیوں میں زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری بڑھی ان میں اے پی ایل کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ (ٹرانسپورٹ) کو 15 کروڑ 40 لاکھ ڈالر، پیکیجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (کاغذ اور گودا) کو 8 کروڑ ڈالر، شیل پاکستان لمیٹڈ (ٹرڈ) کو 3 کروڑ 90 لاکھ ڈالر اور ڈاؤد ہرکولیس کیمیکلز لمیٹڈ (کیمیکلز) کو 3 کروڑ 89 لاکھ ڈالر شامل ہیں۔

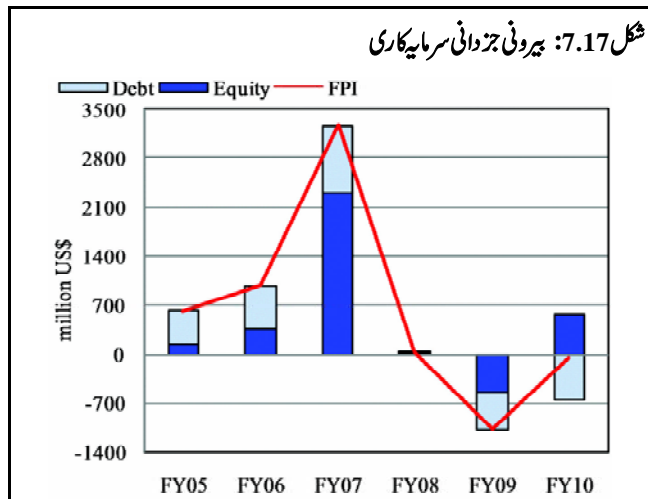
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری بلحاظ ملک

پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری زیادہ تر امریکہ، برطانیہ اور عرب امارات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے برطانیہ اور عرب امارات نے سرمایہ کاری م س 09ء میں خاصی کمی کے بعد گزشتہ مالی سال کسی حد تک بحال کر لی تاہم امریکہ کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا سلسلہ جاری رہا اور م س 10ء میں یہ 43.9 فیصد گر گئی (دیکھئے جدول 7.7)۔

جدول 7.7: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، بلحاظ ملک					
مالیت ملین امریکی ڈالر میں، جو فیصد میں					
م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء	م س 07ء	م س 06ء	م س 05ء
مالیت	مالیت	مالیت	مالیت	مالیت	مالیت
امریکہ	1309.3	869.9	488.4	-381.5	-43.9
برطانیہ	460.2	263.4	294.6	31.2	11.8
عرب امارات	588.6	178.1	242.7	64.6	36.3
جمہوری	5409.8	3719.8	2201.3	-1518.5	-40.8

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں خالص کمی م س 10ء میں مسلسل دوسرے سال بھی جاری رہی تاہم یہ م س 09ء میں ہونے والی خالص کمی سے بہر حال کم تھی (دیکھئے شکل 7.17)۔ اس کمی میں صلوک بانڈ کی عرصیتی ادائیگی (60 کروڑ ڈالر) کا اہم کردار تھا جو ایکویٹی میں آمد کے مقابلے میں بلند تھی۔



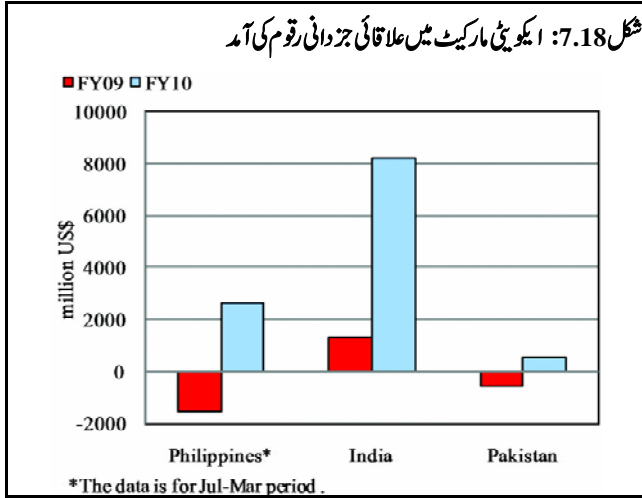
جہاں تک ایکویٹی میں آمد کا تعلق ہے تو اسٹاک مارکیٹ¹⁰ نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اپنی جانب راغب کیا جس سے ایکویٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاری م س 10ء میں خاصی بڑھ گئی۔ اس سلسلے میں دیگر عوامل بھی کارفرما رہے مثلاً ایم ایس سی آئی فرٹینر مارکیٹ انڈیکس میں پاکستان کا دوبارہ داخلہ اور پاکستان کے رسک پرییمیم میں کمی جو قرضہ تبدیل (سی ڈی ایس)¹¹ کے تفاوت سے ظاہر ہے۔ ایکویٹی میں بیرونی جزدانی رقوم کی آمد میں بہتری صرف پاکستان ہی میں نہیں آئی، بعض علاقائی ملکوں کا بھی یہی معاملہ ہوا (دیکھئے شکل 7.18)۔ بہتر اقتصادی اظہاریوں کے سبب تینوں ملکوں کی اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاری م س 10ء کے دوران بڑھ گئی۔ م س 09ء کے دوران مالی بحران کی شدت کی وجہ

⁸ اے ای ایس سی لال پیر لمیٹڈ، اور اے ای ایس سی پاکستان جزیرہ واقع مظفر گڑھ۔

⁹ برٹش پیٹرولیم پاکستان میں سرگرمیاں کم کرنے کا فیصلہ دراصل اس فیصلے کا حصہ ہے جس کے تحت وہ فلچ میکسیکو میں تیل ضائع ہونے کا نقصان پورا کرنے کے لیے اپنے عالمی اثاثہ جات فروخت کرے گی۔

¹⁰ اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی کی عکاسی کے ایس ای 100 اشاریے سے ہوتی ہے۔

¹¹ قرضہ تبدیل (سی ڈی ایس) میں تفاوت گر کر 13 اگست 2010ء کو 497.8 بیس پوائنٹس رہ گیا جو 5 مئی 2009ء کو 1863.7 بیس پوائنٹس تھا۔



سے ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے دونوں طرح کے ملکوں کی اسٹاک مارکیٹیں بری طرح متاثر ہوئی تھیں۔

واجب الادا برآمدی بل

مجموعی واجب الادا برآمدی بل م س 10ء میں 42 کروڑ 30 لاکھ ڈالر بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال اس بل میں کمی آئی تھی۔ یہ اضافہ برآمد کنندگان کی جانب سے اسٹاک کی ہولڈنگ سے ہوا جو 42 کروڑ ڈالر بڑھ گئیں جبکہ کمرشل بینکوں کی جانب سے اسٹاک کی ہولڈنگ میں صرف 30 لاکھ ڈالر اضافہ ہوا۔

واجب الادا برآمدی بل کے مجموعی حجم میں یہ اضافہ مصنوعات کی بڑھتی ہوئی برآمدات کے عین مطابق ہے۔ م س 09ء میں برآمدات گرنے کی وجہ سے واجب الادا برآمدی بل کم ہو گیا تھا تاہم م س 10ء میں برآمدات بڑھنے سے اس بل میں بھی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 7.19)۔ مزید برآں، اس سال واجب الادا برآمدی بل میں اضافے کا تعلق روپے کی قدر میں تخفیف سے بھی ہو سکتا ہے کیونکہ منڈی کے شرکان روپے کی قدر میں مزید تخفیف کا فائدہ اٹھانے کی توقع پر اپنی آمدنی کو موخر رکھا۔

کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

م س 10ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 42 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کمی آئی جبکہ م س 09ء میں 22 کروڑ 90 لاکھ ڈالر کمی آئی تھی۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی کمی کی بڑی وجہ کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹروں میں کمی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ م س 09ء میں بھی کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹروں کم ہوئے تھے تاہم م س 10ء میں 38 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کمی مقبول کمی کی وجہ تیل کی ادائیگیاں بین الیمینک منڈی کو منتقل کرنا ہے جس کا دباؤ کمرشل بینکوں کے نوٹروں پر پڑا۔

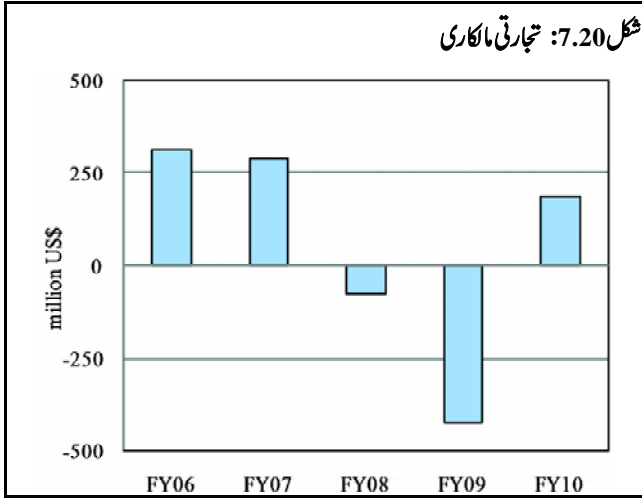
طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)

اس مد میں م س 10ء کے دوران 2 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال 1.6 ارب ڈالر آئے تھے۔ واپسی کی رقم اگرچہ دونوں سال یکساں رہی تاہم م س 10ء میں قرضوں میں اضافے کی وجہ سے زائد رقم آئی۔ اس میں سے بیشتر اضافہ آئی ایم ایف سے 1.1 ارب ڈالر کی برج فنانسنگ سے ہوا۔ اضافے کے دیگر ذرائع ایشیائی بینک (0.6 ارب ڈالر) اور عالمی بینک (0.4 ارب ڈالر) تھے۔

قلیل مدتی سرکاری قرضے (خالص)

قلیل مدتی سرکاری قرضوں سے م س 10ء کے دوران 62 کروڑ ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال 12 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا، اگرچہ آمد کی سطح دونوں سال کم و بیش یکساں رہی، فرق کی اصل وجہ قرضے کی واپسی تھی۔ اسلامی بینک کو 97 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کی ادائیگی م س 10ء کے دوران بحیثیت مجموعی خالص اخراج کا اہم عامل تھا۔ یہ ادائیگی نہ کی گئی ہوتی تو قلیل مدتی سرکاری قرضے میں خالص رقوم کی آمد درج ہوتی۔

شکل 7.20: تجارتی ماکاری



نجی قرضے

نجی قرضوں کی خالص آمدن 10ء کے دوران 56 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کم ہو گئی۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ قرضوں کی ادائیگی کی سطح یکساں رہی تاہم نجی قرضوں کی رقم کی آمد کرنے کا نتیجہ بحیثیت مجموعی کمی کی صورت میں نکلا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران جن بڑے اداروں کو قرضے کی رقم ملی ان میں سے ای ایس سی (11 کروڑ 50 لاکھ ڈالر)، فوجی سینٹ کمپنی لمیٹڈ (7 کروڑ 40 لاکھ ڈالر)، اینگرو کیمیکل پاکستان لمیٹڈ (5 کروڑ ڈالر) اور پاکستان ریفرنسری لمیٹڈ (5 کروڑ ڈالر) شامل ہیں۔

کرنسی اور امانتیں (واجبات)

میں 10ء کے دوران کرنسی اور امانتیں 23 کروڑ ڈالر بڑھیں جبکہ میں 09ء میں یہ اضافہ 29 کروڑ 90 لاکھ ڈالر رہا تھا۔ حالیہ تخفیف کی واحد وجہ غیر رہائشی افراد کے روپے والے کھاتوں میں کمی تھی، تاہم ایف ای 25 امانتوں کے عوض 18 کروڑ 70 لاکھ ڈالر تجارتی قرضوں کی وصولی سے اس کمی کے اثرات بڑی حد تک زائل ہو گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ دو سال سے خالص ادائیگیوں کے برعکس میں 10ء میں تجارتی ماکاری میں خالص وصولی ہوئی (دیکھئے شکل 7.20)۔ اس کی اہم وجہ زیر جائزہ عرصے کے دوران شرح مبادلہ کا نسبتاً مستحکم رہنا ہے۔

7.3 خدمات کی تجارت

میں 10ء کے دوران خدمات کھاتے کا خسارہ سال بسال 51 فیصد سکڑ گیا جبکہ گذشتہ سال 47.6 فیصد کی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 7.8)۔ تجارتی توازن کا بہتر ہونا برآمدی نمویں تیزی اور درآمدات میں کمی کا عکاس ہے۔

سرکاری خدمات کے شعبے کی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے، زیر جائزہ عرصے کے دوران خدمات کی برآمد میں شاندار نمو ہوئی۔ خوش قسمتی سے اسی عرصے میں ٹرانسپورٹ کی خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کی درآمد بھی کم ہوئی چنانچہ خدمات کی تجارت کے خسارے میں معقول کمی آئی۔

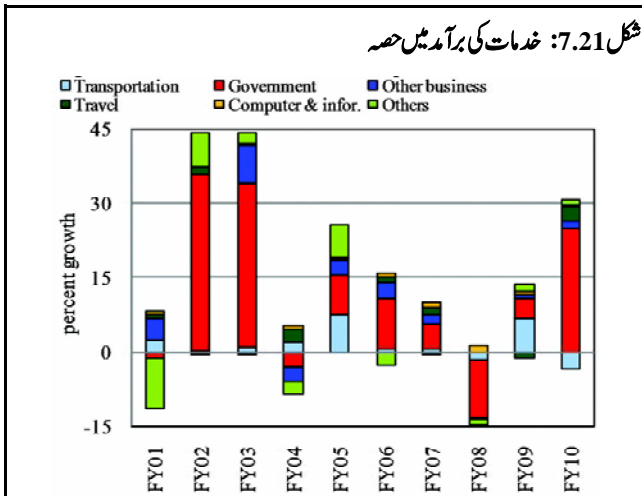
7.3.1 خدمات کی برآمد

میں 10ء کے دوران خدمات کی برآمد میں 25.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ میں 09ء میں 14.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ”سرکاری خدمات کی برآمد“ کے تحت بہتر وصولیاں حالیہ اضافے کی بڑی وجہ ہیں، چنانچہ میں 10ء کے دوران بحیثیت مجموعی خدمات کی برآمدی نمویں مذکورہ برآمدات، جو سب سے بڑے حصے کی حامل ہیں، بحال ہو گئیں (دیکھئے شکل 7.21)۔

جدول 7.8: خدمات کی تجارت کے مجموعی کھاتے کا خلاصہ

ملین امریکی ڈالر، نمویں فیصد				
مطلق مالیت		نمو		
میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	
4,106	5,147.1	14.4	25.4	مجموعی برآمدات
1,231	1,149.3	18.9	-6.6	جس میں نقل و حمل
1,523	2,527.9	10.4	66	سرکاری خدمات
7,487	6,805.2	-25.5	-9.1	مجموعی درآمدات
3,633	3,455	-4	-4.9	جس میں نقل و حمل
1,648	1,082.3	-52	-34.3	دیگر کاروباری خدمات
-3,381	-1,658.1	-47.6	-51	تجارتی توازن

شکل 7.21: خدمات کی برآمد میں حصہ



سرکاری خدمات کی برآمد میں م س 10ء کے دوران 66 فیصد کی بھاری نمو ہوئی جبکہ م س 09ء میں صرف 10.3 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 7.9)۔ تفصیلات کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ م س 10ء کے دوران نمو میں بڑا حصہ نان لاجسٹک وصولیوں سے آیا جن کی نمو 107.8 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال 8.6 فیصد کی آئی تھی۔ نان لاجسٹک وصولیاں بڑھنے کی وجہ بین الاقوامی اداروں سے وصولیوں میں اضافے کے علاوہ ان اداروں کو ملنے والی ترسیلات بھی ہیں۔ ان دو مددات میں وصولیوں میں غیر معمولی نمو کی وجہ سے سرکاری خدمات کی برآمد میں ان کا حصہ 20.6 فیصد ہو گیا جو کہ گذشتہ سال صرف 7.7 فیصد تھا۔ اس اضافے کی وجہ اقوام متحدہ اور دوسرے فلاحی اداروں کو صوبہ خیبر پختونخوا کے بے گھر افراد کی بحالی کی غرض سے سرگرمیوں کے لیے ملنے والی مالکاری ہے۔ نان لاجسٹک تعاون بڑھنے کا ایک سبب پاکستان میں موجود غیر ملکی مشنز کو موصولہ ترسیلات میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے جس کا مقصد پاکستان میں بڑھتی ہوئی بد امنی کے پیش نظر سفارتخانوں اور قونصل خانوں کی جانب سے حفاظتی انتظامات کا بندوبست ہوگا۔

جدول 7.9: سرکاری خدمات کی برآمد						
ملین امریکی ڈالر، حصہ اور نمو فیصد میں						
مطلق مالیت		حصہ		نمو		
م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	
1100	1649.7	72.2	65.3	19.9	50	لاجسٹک
422.7	878.2	27.8	34.7	-8.6	107.8	نان لاجسٹک
260.3	289	17.1	11.4	2.7	11	پاکستان میں بیرونی مشنوں کو موصولہ ترسیلات
12.7	11.8	0.8	0.5	-53.1	-6.8	دیگر سرکاری خدمات
32.3	268	2.1	10.6	-35.2	729.1	عالمی اداروں کو موصولہ ترسیلات
0	0	0	0			مرکزی حکومت کے ذریعے وصولیاں
85	253.8	5.6	10	-14.4	198.6	عالمی اداروں کے ذریعے وصولیاں
32.4	55.5	2.1	2.2	-1.5	71.4	بیرون ملک پاکستانی سفارتی مشنوں کی آمدنی
1522.7	2527.9	100	100	10.3	66	مجموعی

م س 10ء میں نان لاجسٹک تعاون میں معقول اضافے کے باوجود، سرکاری خدمات کی برآمد میں لاجسٹک تعاون کا حصہ اب بھی سب سے بڑا ہے۔ لاجسٹک تعاون کی رقم بڑھنے کی ایک وجہ گذشتہ برسوں کے پاکستانی دعووں پر کارروائی کے نتیجے میں ملنے والی رقم بھی ہے۔

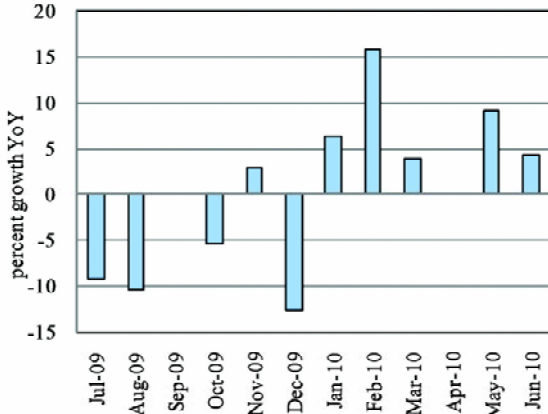
سرکاری خدمات کی برآمد کے سہ ماہی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران اس مد میں معمولی اضافہ ہوا۔ تاہم آخری سہ ماہی کے دوران، اوپر جون کا خدمات کی تجارت کا کھاتہ سرکاری خدمات کی برآمد میں بڑے اضافے کی وجہ سے بڑھ گیا۔ درحقیقت سرکاری خدمات کی برآمد میں پورے مالی

جدول 7.10: اہم خدمات کی برآمدات				
ارب امریکی ڈالر				
م س 09ء		م س 10ء		
جولائی تا مارچ	اپریل تا جون	جولائی تا مارچ	اپریل تا جون	
1019	212	839	310	نقل و حمل
248	66	273	68	سفر
78	118	184	62	مواصلاتی خدمات
371	122	397	140	دیگر کاروباری خدمات
858	665	1126	1402	سرکاری خدمات
277	72	274	72	دیگر
2851	1255	3093	2054	مجموعی برآمدات

سال کی وصولیوں کا 55.5 فیصد اپریل تا جون م س 10ء میں موصول ہوا (دیکھئے جدول 7.10)۔ آخری سہ ماہی میں یہ بھاری نمو لاجسٹک تعاون میں 1.2 ارب ڈالر اضافے کے باعث ہوئی۔

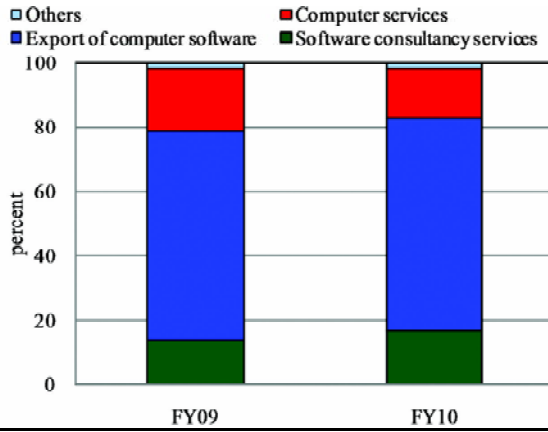
ٹرانسپورٹ خدمات کی برآمد م س 10ء کے دوران 6.6 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال 18.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مصنوعات کی گرتی ہوئی برآمد اور غیر ملکی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی محدود ملکی سرگرمیوں کی وجہ سے بار برداری معاوضوں میں کمی کو اس تخفیف کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب ملکی فضائی کمپنیوں کی راہ داری آمدنی، جو ٹرانسپورٹ خدمات کی مجموعی برآمد کا نصف سے زائد ہے، بدستور م س 09ء کی سطح پر رہی۔

شکل 7.22: پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی



ماہوار تجزیہ بتاتا ہے کہ ملکی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی مئی 10ء کے ابتدائی مہینوں میں گر گئی (دیکھئے شکل 7.22)۔ اس کا سبب ان کمپنیوں کی بین الاقوامی پروازوں کی پُر شدہ نشستوں کا کم ہونا ہے یعنی غیر ملکی مسافروں کی آمد و رفت پاکستان میں عام بد امنی کے باعث کم رہی۔ تاہم مئی 10ء کے آخری مہینوں کے دوران پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی کسی حد تک بحال ہوئی جس کا سبب بعض بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کا پاکستان میں سلامتی کی خراب صورتحال کے باعث سرگرمیاں معطل کرنے کا فیصلہ تھا چنانچہ قومی فضائی کمپنی پنی آئی اے کو موقع ملا کہ غیر ملکی شہروں کے لیے نئی پروازیں شروع کرے اور ان پروازوں میں اضافہ کرے جو پہلے سے جاری تھیں۔

شکل 7.23: کمپیوٹر خدمات کی برآمد کی صورتحال



مئی 10ء کے دوران بار برداری معاوضے 16 فیصد گر گئے جو گزشتہ سال 4 فیصد گرے تھے۔ واضح رہے کہ بار برداری کی عالمی منڈیوں پر بین الاقوامی کساد بازاری کے اثرات مئی 10ء کے ابتدائی مہینوں میں بھی نمایاں تھے۔¹² تاہم مارچ 2010ء سے بار برداری معاوضوں میں سال بسال نمو بحال ہوتی دیکھی گئی ہے۔ تاہم بحالی اپریل میں دوبارہ رک گئی کیونکہ آئس لینڈ میں آتش فشاں پھٹنے کے بعد یورپ اور شمالی امریکہ کے اکثر ملکوں کو پروازیں متاثر ہونے سے پی آئی اے کی آمدنی گھٹ گئی۔ ادھر پاکستان میں عام بد امنی کے باعث خارجی ریاستوں کی چھ فضائی کمپنیوں نے اپنی پروازیں معطل کر دیں جس سے غیر ملکی فضائی اور شپنگ کمپنیوں کو ادائیگیاں بھی سال بسال 15 فیصد گھٹ گئیں۔

کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی خدمات کی برآمد مئی 10ء کے دوران 2.3 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال عمدہ 19.5 فیصد نمو حاصل ہوئی تھی۔ اس شعبے کی نمو گھٹنے کا سبب بیرون ملک طلب گرنا ہو سکتا ہے۔ سوفٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات اور کمپیوٹر سوفٹ ویئر برآمد کی کارکردگی عمدہ رہی تاہم دیگر کمپیوٹر خدمات کے زمرے کی ناقص کارکردگی نے اس کے اثرات بڑی حد تک زائل کر دیے یوں مجموعی نمو بہت کم رہ گئی (دیکھئے شکل 7.23)۔ ماہوار تجزیے کے مطابق کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی خدمات کی برآمد میں نمو عالمی کساد بازاری سے ٹھٹھرنے کے بعد دسمبر 2009ء سے بحالی کے راستے پر ہے۔ پاکستان کی جن ترقی یافتہ ملکوں میں اچھی مارکیٹ ہے ان کی اقتصادی بحالی کے ساتھ ساتھ مذکورہ خدمات کی برآمدی نمو بھی بتدریج بڑھ رہی ہے۔¹³

مواصلاتی خدمات کی برآمدی مجموعی مئی 10ء کے دوران 25.7 فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال 67.1 فیصد تھی (دیکھئے جدول 7.11)۔ مجموعی نمو میں سب سے بڑا حصہ منظور شدہ ٹیلی کام آپریٹرز کی جانب سے خدمات کی بڑھتی ہوئی برآمد کا تھا، قبل ازیں پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی (پی ٹی اے) نے غیر قانونی ایپینج چلانے والوں کے خلاف کارروائی کی تھی۔

مواصلاتی خدمات کی طرح سفری خدمات کی بھی برآمد میں نمو گزشتہ سال کی نسبت مئی 10ء کے دوران نمایاں طور پر کم ہوئی۔ سفری خدمات کی برآمد میں لگ بھگ 80 فیصد حصہ غیر ملکی سیاحوں کو دی جانے والی خدمات کا ہوتا ہے جو مئی 10ء کے دوران 35 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ سال 14 فیصد کی آئی تھی۔ اس کی ممکنہ وجہ یہ ہے کہ سیاحوں کے لیے پرکشش

¹² 'ایٹا' کے مطابق مالی سال 09ء کے دوران فضائی کمپنیوں کو 9.9 ارب ڈالر نقصان ہوا۔ مسافروں کی تعداد 2.1 فیصد جبکہ کارگو 9.8 فیصد کم ہوئی۔

¹³ امریکہ آئی ٹی سے منسلک خدمات کا سب سے بڑا خریدار ہے، آئی ٹی خدمات کی مجموعی برآمد میں اس کا حصہ 50.4 فیصد ہے، برطانیہ 15 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

جدول 7.11: مواصلاتی خدمات کی برآمدات				
ملین امریکی ڈالر				
نمو	مطلق مالیت			
	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
پوسٹل خدمات	0.1	0.3	152.4	492.5
کوریئر خدمات	0.9	1.2	-69.5	28.2
نقلی مواصلات کی خدمات	177	227.7	77.4	28.6
کال سینٹر	17.5	16.6	24.3	-5.4
مجموعی برآمدات	195.6	245.8	67.1	25.7

تفریحی مقامات سے 2009ء کے اواخر میں مسلح گروپوں کا صفایا کیا گیا اور سیاحت کی صنعت بحال ہونے لگی۔

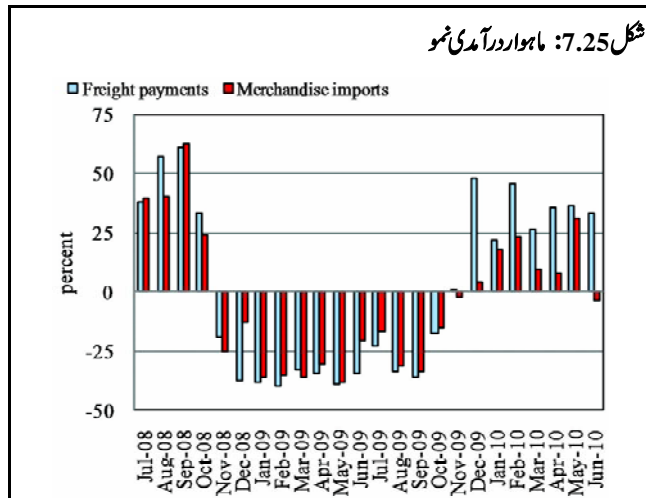
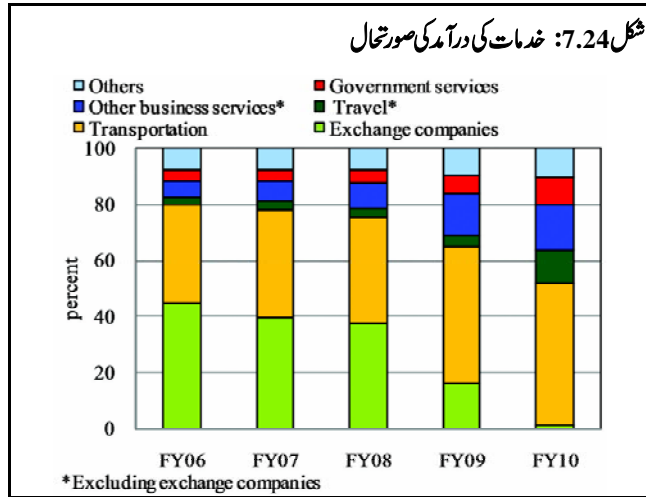
دیگر کاروباری خدمات کی برآمد م 10ء میں 0.5 فیصدی درجے گر کر 9 فیصدہ گئیں۔ یہ تخفیف ایجنسی کمیشن، تعمیر و تکنیکی خدمات اور متفرق اجزاء میں کمی کی وجہ سے ہوئی تاہم کاروباری و انتظامی کنسلٹنسی اور تعلقات عامہ کے شعبے اور دیگر متفرق کاروباری خدمات کی عمدہ کارکردگی نے اس کی کا ازالہ کر دیا۔ م 10ء کے دوران چونکہ درآمدات کم ہوئیں اس لیے کم وزن پر رقم کی واپسی یا ترخوں پر کلیمز کی ادائیگی بھی گھٹ گئی۔

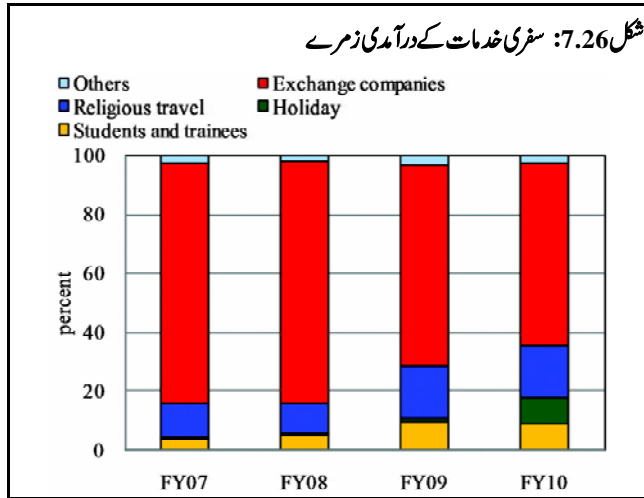
7.3.2 خدمات کی درآمد

م 10ء کے دوران پاکستان نے 9.1 فیصد کی کے ساتھ 6.8 ارب ڈالر کی خدمات درآمد کیں جبکہ م 09ء میں 25.5 فیصد کی آئی تھی۔ خدمات کی درآمد میں کی وسیع البہد تھی، سرکاری خدمات کی درآمد کے سوا تمام بڑے گروپوں میں منفی نمودیکھی گئی۔ خدمات کی درآمد میں مسلسل کمی کا بنیادی سبب زرمبادلہ کمپنیوں پرائیویٹ بینک کی جانب سے عائد تہد یات ہیں۔¹⁴ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان کمپنیوں کے توسط سے خدمات کی درآمد کا بیشتر حصہ گذشتہ برسوں کے دوران سفری اور دیگر کاروباری خدمات کے زمروں میں چلا جاتا تھا (دیکھئے شکل 7.24)۔ خدمات کی مجموعی درآمد کرنے کا ایک بڑا سبب زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کا بہاؤ کم ہونے کے علاوہ بار برداری پر کم ادائیگی بھی ہے جو مصنوعات کی کم درآمد پر کی گئی، نیز دوران سال غیر ملکی فضائی کمپنیوں سے راہ داری آمدنی بھی کم ہوئی۔ ٹرانسپورٹ خدمات کی مجموعی درآمد کا تقریباً 73 فیصد بار برداری معاوضے پر مشتمل ہے جن میں م 10ء کے دوران صرف 3 فیصد نمو ہوئی۔ ماہوار تجزیے کے مطابق مالی سال کی پہلی ششماہی میں بار برداری معاوضوں میں سال بسال کمی ہوئی تاہم دوسری ششماہی میں مصنوعات کی درآمد سنبھلنے کے نتیجے میں بار برداری معاوضوں کی ادائیگی بڑھ گئی (دیکھئے شکل 7.25)۔ غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو ادائیگیاں بھی مالی سال کے دوران 22 فیصد کم ہو گئیں جبکہ گذشتہ سال 2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کا بنیادی سبب بعض بڑی بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی جانب سے پروازیں منقطع کرنا تھا۔

سفری خدمات کی درآمد م 10ء کے دوران 12 فیصد گر گئی جس سے زرمبادلہ کمپنیوں پر عائد تہد یات کی عکاسی ہوتی ہے چنانچہ سفری خدمات کی درآمد میں زرمبادلہ کمپنیوں کا حصہ گر کر 62 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ سال یہ 68.4 فیصد تھا

¹⁴ م 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے بہاؤ پر متعدد رکاوٹیں عائد کیں جس کے باعث ان کمپنیوں کے توسط سے ہونے والی درآمدی اور برآمدی ادائیگیوں میں کمی آئی۔





(دیکھئے شکل 7.26)۔ م 10ء کے دوران حج کے تحت ادائیگیاں بھی 11 فیصد کم ہو گئیں، م 09ء میں 8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ حجاج کرام کی تعداد میں کمی ہو سکتی ہے۔¹⁵ اس کے علاوہ بیرون ملک تفریحی سفر کے لیے تعطیلات گزارنے کے زمرے میں مستحکم نمو آئی اور اس کا حصہ م 09ء کے 1.4 فیصد سے بڑھ کر 8.5 فیصد ہو گیا۔

م 10ء کے دوران دیگر کاروباری خدمات میں 34 فیصد کمی درج کی گئی، گذشتہ سال 52 فیصد کمی ہوئی تھی۔ سفری خدمات کی درآمد کی طرح دیگر کاروباری خدمات کی بھی درآمد کم ہوتی رہی جس کی وجہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کمپنیوں پر مئی 2008ء سے عائد تحدیدات ہیں۔ نتیجتاً دیگر کاروباری خدمات کی مجموعی درآمد میں زرمبادلہ کمپنیوں کا حصہ گر کر 12 فیصد رہ گیا جو 2008ء کے اوائل میں تقریباً 73 فیصد تھا (دیکھئے جدول 7.12)۔ اس کے برعکس سرکاری خدمات کی درآمد میں م 10ء کے دوران 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 3.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔

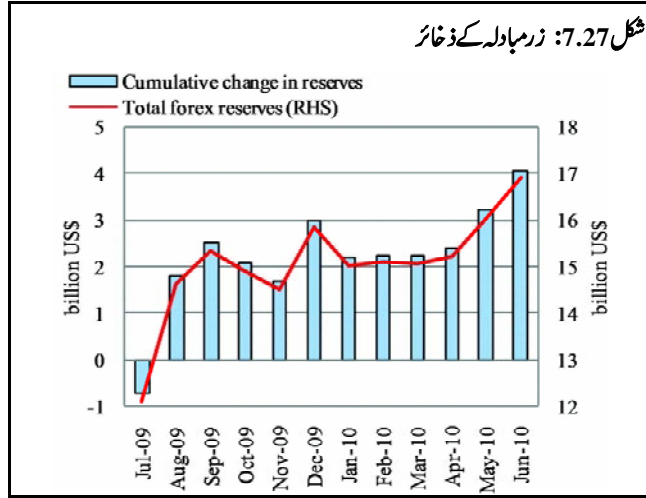
جدول 7.12: دیگر کاروباری خدمات کی درآمد (م 10ء)						
ملین امریکی ڈالر						
حصہ			مطلق مالیت			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
0.7	0.9	0.2	7.9	14.4	5.8	مرچنٹ خدمات
2.4	0.6	0	25.9	9.2	0.5	جہازوں کا چارٹر (عملہ پائلٹنگ)
0.5	1.8	1.4	5.3	30.4	48.7	قانونی خدمات
4.6	3.2	1	50.1	52.6	32.8	انتظام کاروبار مشاورت اور تعلقات عامہ
16.3	9.4	4.2	176.7	154.8	144.8	انجینیئرنگ
1.3	0.6	0.4	14.3	9.6	14.8	تشہیر، مارکیٹ ریسرچ اور رائے شماری پول
0.4	0.1	0.1	4.8	2	3.1	تحقیق و ترقی کی خدمات
13.9	9	2.4	150.6	149	83.8	آرکیٹیکچر، انجینئرنگ اور تکنیکی خدمات
0	0.1	0.1	0.4	1.9	2.9	صحافیوں کو ادائیگی
41.1	32.9	15.5	444.8	541.7	530.6	غیر ملکیوں کو تکنیکی فیس
12.2	12	3.2	132.5	197.7	109.3	متفرق خدمات
11.9	32.2	73	129	530	2504	مبادلہ کی لاگت
-5.9	-3.6	-1.7	-63.4	-58.9	-58.4	ری فنڈ
100	100	100	1082.1	1648	3432.2	مجموعی

7.4 زرمبادلہ کے ذخائر

م 10ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر 4 ارب ڈالر اضافے سے 16.9 ارب ڈالر ہو گئے (دیکھئے شکل 7.27)۔ ذخائر میں اضافے کے متعدد عوامل ہیں: نسبتاً کم تجارتی خسارہ، ترسیلات میں عمدہ نمو، آئی ایم ایف سے رقم کی آمد، اور ایس ڈی آر کوٹا کا اضافہ۔ تیل کی ادائیگیوں کی بین الیمینک منڈی کو واپسی نے بھی اسٹیٹ بینک کے ذخائر کو استعمال ہونے سے بچایا۔ م 09ء کے دوران ذخائر میں 1.3 ارب ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

¹⁵ 2009ء کی جی جی پالیسی کے مطابق سرکاری اکٹیم کے تحت حجاج کی تعداد میں گذشتہ سال کی نسبت 5 ہزار کمی آگئی۔

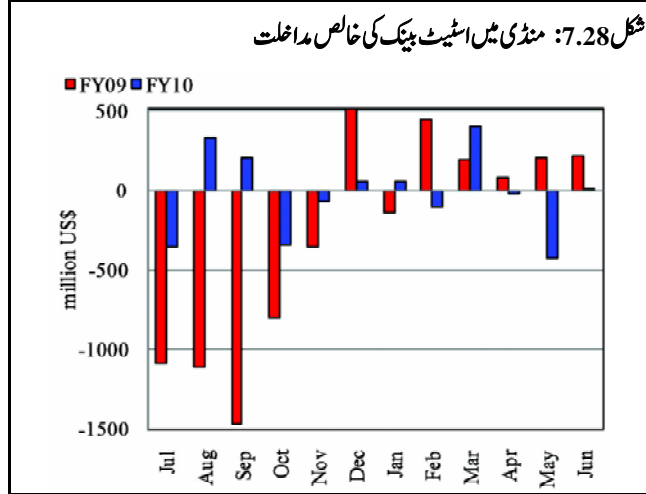
شکل 7.27: زرمبادلہ کے ذخائر



میں 09ء اور مئی 10ء کے دوران اضافوں میں اس فرق کی بڑی وجہ جاری حسابات میں فرق ہے۔ مئی 09ء میں جاری حسابات 33.2 فیصد کی کے باوجود مطلق اعتبار سے خاصے زیادہ (9.3 ارب ڈالر) تھے۔ مئی 10ء میں نہ صرف جاری حسابات میں 62.1 فیصد کی مزید کمی واقع ہوئی بلکہ یہ مطلق اعتبار سے بہت کم بھی رہ گیا۔ چنانچہ دونوں سال کے مالی کھاتوں میں زیادہ فرق نہ ہونے کے باوجود مئی 10ء میں زرمبادلہ کے ذخائر نمایاں طور پر زائد رہے۔

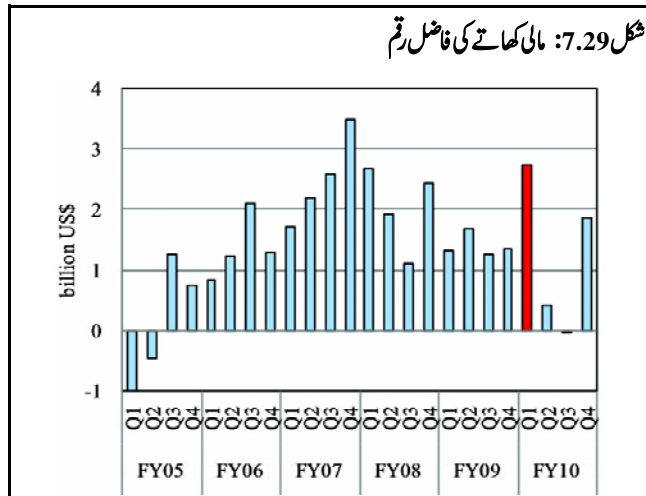
زرمبادلہ کے ذخائر میں مئی 10ء کے دوران ہونے والا زیادہ تر اضافہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر بڑھنے کی بنا پر ہوا جو 3.6 ارب ڈالر بڑھے جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں معمولی سا یعنی 0.46 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف کی رقوم، ایس ڈی آر کے اختصا اور لاجسٹک تعاون کی مد میں رقوم کی آمد کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کو تیل کی ادائیگیوں کی بین الینک منڈی کو منتقلی سے بھی فائدہ ہوا۔ ماضی میں ان ادائیگیوں کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر خالی ہو جاتے تھے اور مئی 08ء میں ان ذخائر کے نہایت کم رہ جانے کی وجہ بھی یہی ادائیگیاں تھیں۔

شکل 7.28: منڈی میں اسٹیٹ بینک کی خالص مداخلت



واضح رہے کہ ملکی کرنسی پرسٹ بازار نہ مہموں کی روک تھام کے لیے اسٹیٹ بینک نے نومبر 04ء میں تیل کی ادائیگیاں نقد کرنا شروع کر دی تھیں تاہم ساختی تبدیلیوں کے آئی ایم ایف کے ساتھ متفقہ پروگرام کے تحت جو فروری 09ء میں شروع ہوا، اسٹیٹ بینک نے اپنا تعاون رفتہ رفتہ واپس لے لیا اور تیل کی ادائیگیاں بالآخر دسمبر 09ء میں بین الینک منڈی کو منتقل کر دی گئیں۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے، منڈی میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت (فروخت، خرید) نمایاں طور پر کم ہو گئی یعنی مئی 09ء میں 3.3 ارب ڈالر سے گری کر مئی 10ء میں 26 کروڑ 30 لاکھ ڈالر رہ گئی (دیکھئے شکل 7.28)۔

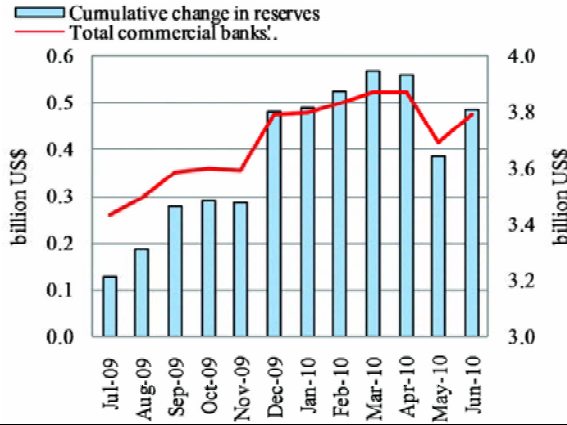
شکل 7.29: مالی کھاتے کی فاضل رقم



زرمبادلہ کے ذخائر کے تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بھر کے دوران ہونے والے اضافے کا نصف سے زائد مئی 10ء کی پہلی سہ ماہی میں آیا۔ پہلی سہ ماہی کے دوران نہ صرف جاری حسابات کا خسارہ 58 کروڑ 60 لاکھ ڈالر تھا بلکہ مالی حسابات کی فاضل رقم بھی حالیہ برسوں کی بلند ترین سطح پر تھی (دیکھئے شکل 7.29)۔ جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے اس فاضل رقم کا سبب آئی ایم ایف سے موصولہ 1.2 ارب ڈالر پروگرام قرضے اور ایس ڈی آر کوٹا میں اضافہ ہے۔ ایس ڈی آر آرزا اگرچہ زرمبادلہ کے ذخائر تصور کیے جاتے ہیں، حقیقتاً یہ اثاثہ ہوتے ہیں جن کے عوض کوئی ملک دشوار حالات میں نقد رقم حاصل کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ ملک عموماً فیس (مارک اپ) وصول کرتا ہے۔ پس ایس ڈی آر زرخش فرضی ذخائر نہیں ہوتے۔

جدول 7.13: بی او پی - بی بی ایم 5 کے مطابق مجموعی ذخائر										
ملین امریکی ڈالر										
	م 10ء*					م 09ء				
مجموعی	سرمایہ 4	سرمایہ 3	سرمایہ 2	سرمایہ 1	مجموعی	سرمایہ 4	سرمایہ 3	سرمایہ 2	سرمایہ 1	
ابتدائی رقم	12,038	13,736	14,543	14,301	12,038	11,510	10,381	9,718	7,975	11,510
آنے والی رقم	51,752	15,086	10,721	12,383	13,562	51,318	12,802	11,549	14,740	12,227
اشیا کی برآمدات	19,632	5,309	5,025	4,678	4,620	19,121	4,800	4,231	4,379	5,711
خدمات کی برآمدات	5,148	2,055	1,234	1,021	838	4,106	1,255	777	941	1,133
لائسنس سپورٹ، واپسی	1,294	945	349	0	0	912	447	100	0	365
آمدنی	562	130	187	139	106	874	181	185	298	210
کارکنوں کی ترسیلات	8,906	2,355	2,021	2,199	2,331	7,811	2,153	2,018	1,761	1,879
کرب مارکیٹ خریداری	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	2,201	647	536	541	477	3,720	678	691	1,234	1,117
بیرونی بڑا ذاتی سرمایہ کاری	588	132	146	62	248	-511	-93	-254	7	-171
یورودھلک بائڈ	76	42	0	34	0	0	0	0	0	0
قرضوں کی آمد	6,804	2,646	582	1,604	1,972	8,656	2,130	1,196	4,470	860
سرکاری	6,334	2,452	553	1,512	1,817	7,592	1,933	883	4,061	715
طویل مدتی قرضے	5,765	2,204	232	1,512	1,817	6,858	1,888	795	3,460	715
پروگراموں کے قرضے	4,703	1,778	54	1,255	1,616	6,017	1,618	633	3,273	493
آئی ایم ایف	3,530	1,132	0	1,199	1,199	3,902	852	0	3,050	0
آئی ڈی اے / عالمی بینک آئی ڈی بی	552	176	54	56	266	709	224	485	0	0
اے ڈی بی	621	470	0	0	151	1,231	542	96	100	493
سعودی قرضہ	0	0	0	0	0	175	0	52	123	0
منصوبہ جاتی اور نقدی قرض	1,062	426	178	257	201	841	270	162	187	222
قلیل مدتی بشمول آئی ڈی بی	569	248	321	0	0	734	45	88	601	0
نئی غیر ضمانت شدہ	470	194	29	92	155	1,064	197	313	409	145
بچکاری آمدنی	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
سرکاری گرانٹس	773	296	245	186	46	638	350	129	59	100
دیگر دولیاں	7,062	1,474	745	1,919	2,924	6,903	1,348	2,576	1,591	1,388
جانے والی رقم	48,450	13,482	11,528	12,141	11,299	50,790	11,145	10,886	12,997	15,762
اشیا کی درآمدات	31,055	8,603	7,367	7,656	7,429	31,747	7,165	6,276	8,077	10,229
خدمات کی درآمدات	6,825	1,814	1,603	1,852	1,556	7,487	1,685	1,389	2,021	2,392
سودی ادائیگیاں	1,451	391	351	441	268	1,913	435	382	656	440
سرکاری قرضوں کی بالاقسط واپسی	1,607	408	476	371	352	1,600	405	303	331	561
منافع اور منافع منقسمہ	969	355	180	251	183	1,697	404	332	481	480
خام تیل ریگریس کی خریداری	1,389	376	345	337	331	1,669	397	436	421	415
نئی قرضوں کی واپسی کی گئی اصل رقم	436	112	99	88	137	462	116	131	103	112
ادا کردہ زرمبادلہ واجبات	1,189	300	5	701	183	964	100	55	544	265
دیگر ادائیگیاں	3,529	1,123	1,102	444	860	3,251	438	1,582	363	868
اختتام مدت پر مجموعی ذخائر	15,340	15,340	13,736	14,543	14,301	12,038	12,038	10,381	9,718	7,975
مطلوبہ نقد تحفظ	841	841	845	808	779	728	728	745	727	832
بیرونی کرنسی کیش ہولڈنگ	154	154	108	781	548	419	419	575	434	286
سکلنگ فنڈ	0	0	0	0	0	0	0	0	64	304
اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر	13,112	13,112	11,188	12,055	11,761	9,529	9,529	7,708	7,042	5,150
ڈی ایم بی فنڈ ز بغیر سکلنگ فنڈ اور بشمول ہی آر آر	2,228	2,228	2,548	2,488	2,540	2,509	2,509	2,673	2,612	2,521
* عبوری										

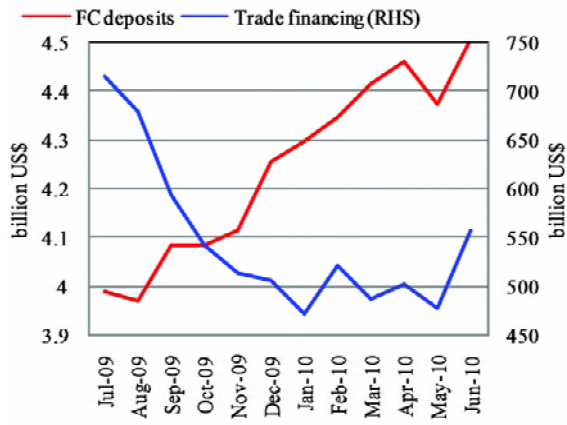
شکل 7.30: کمرشل بینکوں کے ذخائر



میں 10ء کی چوتھی سہ ماہی کے برعکس دوسری سہ ماہی میں نہ صرف جاری حسابات کا خسارہ بڑھ گیا بلکہ مالی حسابات کی فاضل رقم بھی خاصی کم ہو گئی چنانچہ مئی 10ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران ذخائر کی صورتحال بگڑتی دیکھی گئی۔ چوتھی سہ ماہی میں پاکستان کو لاجسٹک تعاون کی مدد میں دوبارہ تقریباً 2 ارب ڈالر اور آئی ایم ایف سے پروگرام قرضے کی چوتھی قسط ملی جس سے ذخائر بڑھ کر تاریخی بلند سطح 16.9 ارب ڈالر پہنچ گئے۔ سال کے دوران رقوم کی آمد و اخراج کی تفصیل کے لیے دیکھئے جدول 7.13۔

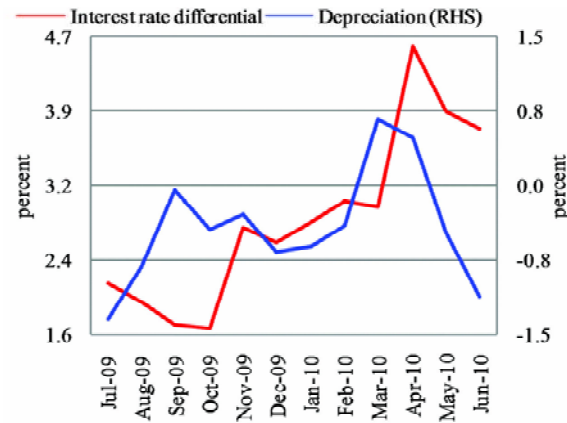
اسٹیٹ بینک کے برخلاف کمرشل بینکوں کے ذخائر مئی 10ء کے دوران صرف 0.46 ارب ڈالر بڑھے جبکہ گذشتہ سال ایک لاکھ 20 ہزار ڈالر کی ہوئی تھی (دیکھئے شکل 7.30)۔ ترسیلات کی 8.9 ارب ڈالر ریکارڈ آمد اور ایف ای 25 امانتوں کے عوض قرضوں میں کمی سے کمرشل بینکوں کے ذخائر کو فائدہ پہنچا۔ اس طرح مئی 10ء کے دوران کمرشل بینکوں کو تیل کی 10 ارب ڈالر سے زائد درآمد میں مدد ملی۔¹⁶

شکل 7.31: بیرونی کرنسی امانتیں اور تجارتی مالکاری



تیل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کرنے کے اعلان کے بعد مالی سال کی پہلی ششماہی میں ملکی کرنسی کی قدر گرنے کی توقعات کے نتیجے میں نہ صرف بیرونی کرنسی امانتوں میں اضافہ ہوا بلکہ ان امانتوں کی روپے میں منتقلی بھی سست پڑ گئی (دیکھئے شکل 7.31)۔ معلوم ہوتا ہے عام لوگوں کی طرح بعض کارپوریٹ اداروں نے بھی بیرونی کرنسی امانتیں برقرار رکھیں جیسا کہ اس عرصے کے دوران اوجی ڈی سی، کے ای ایس سی، پاک عرب ریفرنسری، بی پی پاکستان، اور اقوام متحدہ مشن کی ان امانتوں میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔

شکل 7.32: شرح سود فرق اور قدر میں کمی



روپے کی قدر گرنے کی توقعات سے بیرونی کرنسی قرضوں کی ادائیگی کو بھی مہیڑا ملی، یہ قرضے برآمدی مالکاری اسکیم اور بیرونی کرنسی قرضوں کی شرح سود کا فرق گرنے کی وجہ سے پہلے ہی کم تھے (دیکھئے شکل 7.32)۔ یہ امر برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت قرض گیری میں اضافے سے بھی ظاہر ہے۔ پہلی ششماہی میں امانتیں بڑھنے اور بیرونی کرنسی قرضوں کی ادائیگی کے مشترکہ اثر سے کمرشل بینکوں کے ذخائر کو مدد ملی، تاہم جب یہ عوامل ماند پڑ گئے تو دوسری ششماہی کے دوران ان کے ذخائر میں ابتری دیکھی گئی۔ تیل کی ادائیگیوں کی منتقلی کا عمل بلا دشواری مکمل ہو گیا اور کوئی گڑبڑ واقع نہیں ہوئی یعنی بین الینک منڈی نے بحیثیت مجموعی خاصے استحکام کا مظاہرہ کیا۔

¹⁶ اسٹیٹ بینک کے ایچ بی سی ریکارڈ ڈیٹا کے مطابق۔

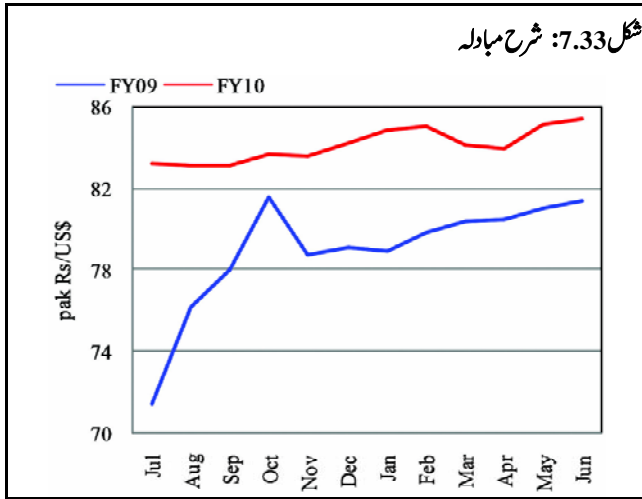
زرمبادلہ کی موزونیت

پاکستان کی زرمبادلہ کی موزونیت م س 10ء کے دوران دونوں نسبتوں کے لحاظ سے بہت ہوئی یعنی ذخائر بہ نسبت احاطہ درآمدات اور بہ نسبت قلیل مدتی قرضہ و واجبات۔ مالی سال کی پہلی ششماہی میں یہ بہتری زیادہ نمایاں تھی کیونکہ تجارتی خسارہ گرنے اور ذخائر بڑھنے سے درآمدی کوریج کے ہفتے آخر دسمبر م س 10ء تک 29 ہو گئے جو آخر جون م س 09ء تک 21.1 تھے۔ تاہم م س 10ء کی دوسری ششماہی میں درآمدات پھر سے بڑھنے لگیں اور ذخائر اکٹھا ہونے کا عمل سست پڑ گیا۔ ذخائر بہ نسبت قلیل مدتی قرضہ و واجبات کے لحاظ سے پیمائش کرنے سے زرمبادلہ کی موزونیت م س 10ء میں 7.8 فیصد ہو گئی جو آخر جون م س 09ء تک 6 فیصد تھی۔ نسبت گرنے کی بنیادی وجہ م س 10ء کے دوران ذخائر میں ہونے والا اضافہ تھا کیونکہ سال کے دوران قلیل مدتی قرضہ و واجبات میں صرف ایک کروڑ 60 لاکھ ڈالر اضافہ ہوا۔

7.5 شرح مبادلہ

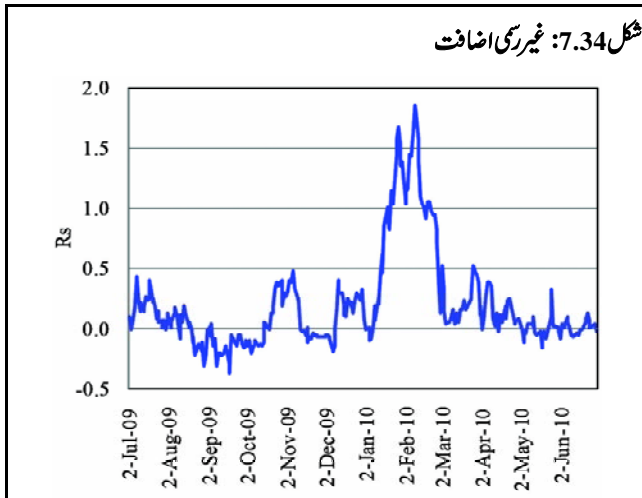
م س 10ء کے دوران پاکستان کی شرح مبادلہ بلحاظ ڈالر نسبتاً مستحکم رہی اور 4.8 فیصد گری جبکہ گذشتہ سال یہ 15.7 فیصد کم ہوئی تھی (دیکھئے شکل 7.33)۔

اسٹیٹ بینک سے کم تعاون کے باوجود روپے کا نسبتاً استحکام قابل تعریف ہے تاہم روپے کی قدر میں بتدریج کمی اس بات کا اشارہ ہے کہ مالی سال کے دوران بازار مبادلہ میں دباؤ مسلسل برقرار رہا۔

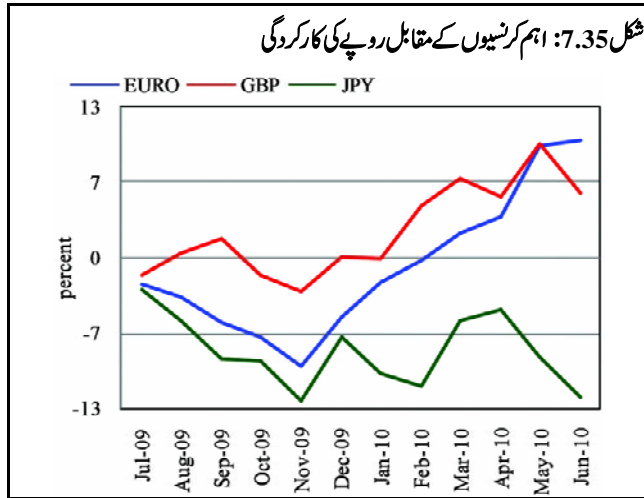


مالی سال کے آغاز پر تیل کی ادائیگیوں کی منتقلی کے بعد روپیہ ڈالر کی ممکنہ قلت کی توقعات کے سبب دباؤ میں آیا تاہم اقتصادی صورتحال بہتر رہنے سے اور ملک کو رقوم کی فراہمی کی وجہ سے یہ توقعات جلد ہی دم توڑ گئیں۔

دسمبر میں روپیہ پھر دباؤ میں آیا کیونکہ جج سے متعلقہ اخراجات پورے کرنے کے لیے ڈالر کی طلب بڑھ گئی اور اسٹیٹ بینک نے تیل کی بقیہ ادائیگیاں بھی بین الینک منڈی کو منتقل کر دیں۔ جنوری اور فروری کے دوران روپے کو نئے سٹہ باز اندہ دباؤ کا سامنا کرنا پڑا جو بہت شدید تھا اور اس سے غیر رسمی پیمائش تقریباً 2 روپے تک جا پہنچا (دیکھئے شکل 7.34)۔ دسمبر تا جنوری کے دوران بھی روپے پر طاقتور دباؤ پڑا جس کی ممکنہ وجوہات تجارتی خسارہ بڑھنا، عاشرے پر بم دھماکوں کے بعد اقتصادی سرگرمیاں متاثر ہونے کے باعث ترسیلات میں سست روی وغیرہ ہیں۔ روپے پر دباؤ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سال بھر کی 4.8 فیصد کمی میں سے تقریباً 3.2 فیصد کی دسمبر تا جنوری کے اسی عرصے کے دوران ہوئی۔ روپے کی کھوئی ہوئی قدر فروری تا مارچ کے دوران کسی حد تک بحال ہوئی، بعد میں اس میں پھر تخفیف ہو گئی۔

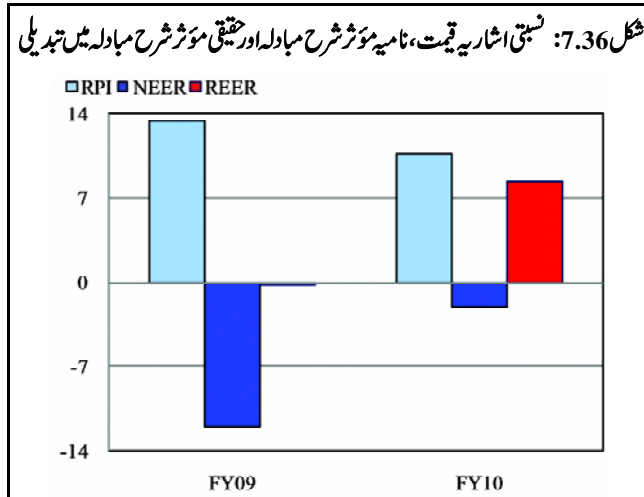


اسٹیٹ بینک تیل کی ادائیگیوں کے لیے چونکہ اب بازار مبادلہ میں مداخلت نہیں کر رہا لہذا ملک کی شرح مبادلہ، بازار مبادلہ میں طلب و رسد کی صورتحال کی بہتر عکاس بن چکی ہے۔ توقع ہے کہ اس طرح مستقبل میں بیرونی حسابات کا بگاڑ دور کرنے میں مدد ملے گی کیونکہ شرح مبادلہ کی لچک سے ہونے والا تغیر و تبدل بیرونی حسابات میں خرابیوں کو کم کر سکتا ہے۔



م 10ء کے دوران دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی دراصل عالمی منڈی میں ان کرنسیوں کی کارکردگی کی مظہر ہے۔ یورو اور پاؤنڈ نے اپنی اپنی معیشت کی خراب کارکردگی کی بنا پر کمزوری دکھائی جبکہ امریکی معیشت کی کمزوری سے جاپانی ین کو سہارا ملا۔

برطانیہ کی معیشت م 10ء کے دوران سست نمو، بیروزگاری، اور بلند میزانی خسارے سے دوچار رہی چنانچہ پونڈ اسٹرلنگ کمزور پڑ گیا۔ یورو خطے کو، سست اقتصادی بحالی کے ساتھ ساتھ چار ملکوں پر ڈگال، آئرلینڈ، یونان اور اسپین کے دیوالیہ ہونے کے خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ تبدیل ہوتی ہوئی ترجیحات کی بنا پر یورو کی طلب گھٹ گئی، چنانچہ پاؤنڈ اور یورو دونوں کے مقابل روپے کی قدر بالترتیب 5.2 فیصد اور 10.1 فیصد بڑھ گئی۔



پاؤنڈ اور یورو کے برعکس جاپانی ین عالمی منڈی میں مستحکم ہوا۔ امریکی معیشت کی بحالی میں تسلسل رہنے کے امکانات معدوم ہونے، اور فیڈرل ریزرو کی جانب سے نرم زری پالیسی جاری رکھنے کے اعلان سے امریکی تمسکات میں سرمایہ کاری میں کشش ختم ہو گئی اور سرمایہ کار اس کے بجائے تجارت کی جانب راغب ہوئے جس کے لیے جاپانی ین بہترین انتخاب ہے کیونکہ یہ تقریباً صفر مارک اپ پر دستیاب ہے۔ ین کی طلب بڑھنے سے ڈالر کے مقابل اس کی قدر بڑھ گئی، نتیجتاً سال کے دوران ین کے مقابل روپیہ 12 فیصد گر گیا (دیکھئے شکل 7.35)۔ یورو اور پاؤنڈ کے مقابل روپے کی قدر بڑھنے کے پاکستانی برآمدات پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں، یعنی ان کرنسیوں کے ملکوں کے لیے یہ برآمدات نہ صرف مہنگی ہو جائیں گی بلکہ یہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافے کا باعث بھی بنیں گی۔ م 10ء کے دوران ڈالر اور ین کے مقابل قدر کرنے کے باوجود روپے کی قدر حقیقی معنوں میں دراصل 8.3 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال یہ 0.3 فیصد کم ہوئی تھی۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

م 10ء کے دوران پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ صرف 2.1 فیصد گری جبکہ گذشتہ سال 12 فیصد گری تھی (دیکھئے شکل 7.36) جس سے نسبتی اشاریہ قیمت میں معمولی اضافے کی، گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال تلافی ہو گئی، یوں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں نمایاں اضافہ ہوا۔

7.6 تجارتی کھاتہ¹⁷

پاکستان کا تجارتی خسارہ مسلسل دوسرے سال کم ہو کر 15.3 ارب ڈالر رہ گیا۔ گذشتہ مالی سال تجارتی کھاتے میں بہتری کا واحد سبب درآمدات کا گرتا تھا،

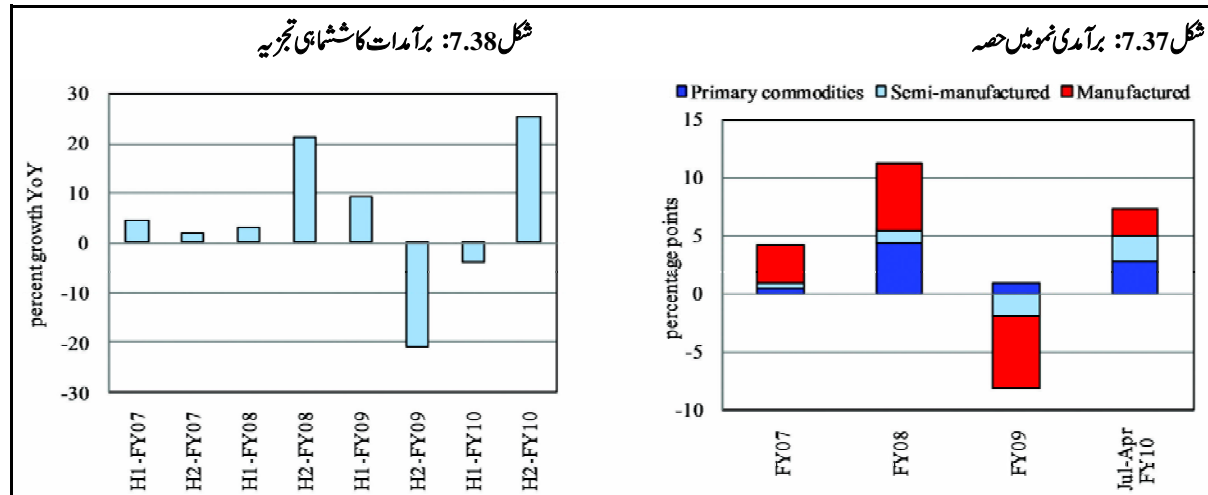
جدول 7.14: تجارتی کھاتہ کا خلاصہ				
م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	مطلق ایلٹ (ارب امریکی ڈالر)
15.3	17.1	20.9	13.6	تجارتی خسارہ
19.3	17.7	19.1	17	برآمدات
34.7	34.8	40	30.5	درآمدات
بلور فیصدی ڈی بی				
8.7	10.6	12.8	9.5	تجارتی خسارہ
11	10.9	11.6	11.9	برآمدات
19.7	21.5	24.4	21.4	درآمدات
سال بے سال مو				
-10.3	-18.1	54.2	11.8	تجارتی خسارہ
9.4	-7.2	12.2	3.2	برآمدات
-0.3	-12.9	30.9	6.9	درآمدات

¹⁷ اس سیکشن کی بحث وفاقی ادارہ شماریات کے کسٹم ڈیٹا پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ تجارتی اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جدول 7.15: تجارتی کھاتے میں بہتری کے اہلکار				
ارب امریکی ڈالر				
درآمدات		برآمدات		
م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	
-1.9	-0.4	-0.3	-0.5	قیمت کا اثر
-0.9	0.7	-0.7	1.4	حجم مقدار کا اثر
-2.3	-0.4	-0.4	0.8	دیگر
-5.1	-0.1	-1.4	1.7	مجموعی تبدیلی

اس کے برعکس م 10ء میں بہتری کی وجہ برآمدات میں سال بسال 9.4 فیصد نمو تھی جس نے تجارتی خسارہ سال بسال 10.3 فیصد گھٹانے میں مدد دی۔ اس کے نتیجے میں جی ڈی پی میں تجارتی خسارے کا تناسب م 10ء کے دوران بہتر ہو کر 8.7 فیصد رہ گیا جو گزشتہ سال 10.6 فیصد تھا (دیکھئے جدول 7.14)۔ مزید برآں، بنیادی اجناس کی زیادہ مقدار بھیجنے کی وجہ سے برآمدات میں اضافہ ہوا جبکہ کم قیمتوں کی بنا پر درآمدی بل گھٹ گیا (دیکھئے جدول 7.15)۔ م 10ء کے دوران پاکستان کی برآمدات میں مطلق معنوں میں خوش آئند بحالی دیکھی گئی۔ درآمدی نمونہ کو حقیقی ہمیز چاول، کپاس، پھل، اور سبزی جیسی بنیادی اجناس سے ملی جبکہ زیورات اور، کیمیکلز اور ادویات نے بھی عمدہ کارکردگی دکھائی۔ عالمی طلب کی کسی حد تک بحالی کے نتیجے میں، مکمل بنی ہوئی اور ادھوری بنی ہوئی مصنوعات کی درآمد میں مثبت نمو آئی (دیکھئے شکل 7.37)۔

تفصیلی تجزیہ بتاتا ہے کہ برآمدات میں ساری کی ساری نموم م 10ء کی دوسری ششماہی میں ہوئی جس نے پہلی ششماہی میں آنے والی 3.9 فیصد کی کا بھی ازالہ کر دیا (دیکھئے شکل 7.38)۔ درآمدی نمونہ کو حقیقی ہمیز چاول، کپاس، پھل، اور سبزی جیسی بنیادی اجناس سے ملی جبکہ زیورات اور، کیمیکلز اور ادویات نے بھی عمدہ کارکردگی دکھائی۔ عالمی طلب کی کسی حد تک بحالی کے نتیجے میں، مکمل بنی ہوئی اور ادھوری بنی ہوئی مصنوعات کی درآمد میں مثبت نمو آئی (دیکھئے شکل 7.37)۔



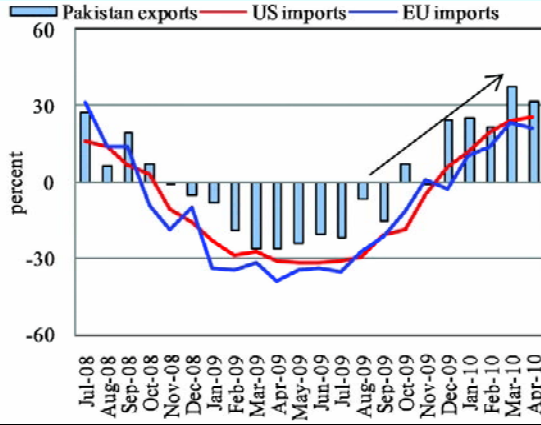
جہاں تک درآمدی کارکردگی کا تعلق ہے، ایک طرف ملک میں اقتصادی سرگرمیاں بحال ہوئیں اور حقیقی شرح مبادلہ بہتر ہوئی جس سے درآمدی بل میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 7.16)، جبکہ دوسری طرف گندم کی درآمدیں تیزی سے کمی نے درآمدی بل پر دباؤ خاصاً کم کر دیا۔ م 10ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتیں بڑی حد تک مستحکم رہیں چنانچہ درآمدی بل زیادہ بڑھ نہیں پایا (دیکھئے شکل 7.39)۔

جدول 7.16: درآمدات سے متعلق اظہارِ رائے				
فیصد				
م 10ء عبوری	م 09ء	م 08ء	م 07ء	
4.1	1.2	3.7	6.8	جی ڈی پی کی شرح نمو
4.9	-1.9	1.4	8.8	صنعت کی شرح نمو
8.3	-0.3	-2.3	0.8	حقیقی نمونہ شرح مبادلہ اضافہ (+) / کمی (-)
3.9	0.7	16.5	14.7	نئی شے کے قرضے کی شرح نمو
40.8	1078.6	860	41.5	گندم کی درآمد (ملین ڈالر)
-0.3	-12.9	30.9	6.9	درآمدات کی شرح نمو

تجارتی کھاتے میں بہتری برقرار رہنے کا انحصار م 11ء کے دوران برآمدات اور درآمدات کی شرح نمو پر ہوگا۔ ملک کی درآمدی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ان مسائل کے حل کی ضرورت ہے جو برآمدی مسابقت میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ تجارتی پالیسی فریم ورک برائے 2009ء تا 2012ء میں متعدد ترغیبات کا اعلان کیا گیا تھا، ان معاون اقدامات کا تسلسل اور ان کا نفاذ برآمدات بڑھانے کے لیے ناگزیر ہے۔ نیز منڈی اور پیداوار کا تنوع بھی درآمدی نمونہ کو پائیداری کے لیے انتہائی اہم ہے۔

18 جنوری تا مئی م 10ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو 8.3 فیصد رہی جبکہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں یہ محض 1.4 فیصد رہی تھی۔

شکل 7.3.1: برآمدی کارکردگی کا تجزیہ



پاکس 7.3: بہتر بیرونی طلب کے ماحول میں برآمدی کارکردگی
میں 09ء کے دوران بحیثیت مجموعی اقتصادی سست روی کی وجہ سے عالمی تجارت میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ ترقی یافتہ ممالک کساد بازاری کا شکار ہوئے جس کے اثرات منڈی کے ارتباط کی بنا پر ابھرتے ہوئے ممالک تک بھی پہنچے۔ امریکہ اور یورپی یونین جیسے صنعتی ملکوں میں طلب گرنے کے باعث مئی 09ء کے دوران پاکستان سمیت علاقے کے کئی ابھرتے ہوئے ملکوں کی برآمدات بے حد کم ہو گئیں۔ تاہم بیرونی طلب بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ برآمدات بحال ہونے لگیں۔

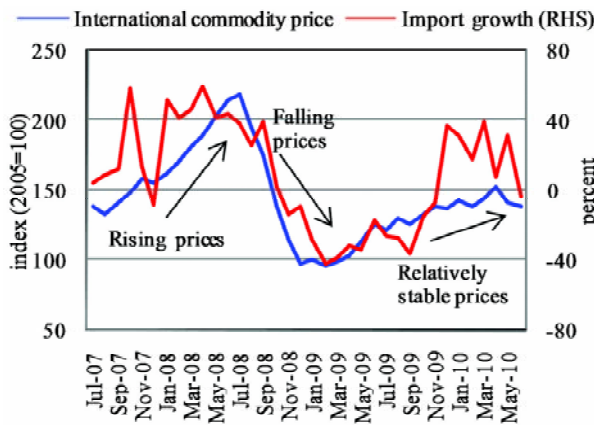
برآمدی کارکردگی کے ماحول تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 2009ء سے برآمدی نمو میں بہتری آئی اور بڑی حد تک اسی عرصے میں امریکہ اور یورپی یونین کی درآمدات بڑھیں (دیکھئے شکل 7.3.1)۔ مستقبل میں پاکستانی برآمدات کو یورپی یونین کے ساتھ معاہدے کا فائدہ پہنچ سکتا ہے جس کا مقصد درآمدی ڈیوٹیوں میں فوری اور کچھ عرصے کے لیے کمی کے ذریعے منڈی تک پاکستان کی رسائی بڑھانا ہے۔

بیرونی طلب کی بحالی نہ صرف پاکستان کے لیے خوش آئند ہے بلکہ اس کی وجہ سے بعض ابھرتے ہوئے ملکوں کی بھی برآمدات بحال ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ علاقے کے حریف ملکوں کی برآمدی کارکردگی گذشتہ سال کے مقابلے میں مئی 10ء میں خاصی بہتر ہوئی ہے (دیکھئے جدول 7.3.1)۔ مستقبل میں ان ملکوں کی برآمدات بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ ورلڈ اکنامک آؤٹ لک کے مطابق عالمی معیشت کی بحالی توقع سے بہتر رہی ہے اور 2010ء کے دوران عالمی پیداوار میں 4 فیصد سے زائد نمو کا امکان ہے۔

جدول 7.3.1: ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدی کارکردگی

نمونہ فیصد میں	چین	بھارت	انڈونیشیا	ملائیشیا	پاکستان	تھائی لینڈ
مئی 09ء	-2.3	-9.7	-9	-13.3	-7.2	-6.2
مئی 10ء	5	18.9	16	8.1	9.6	9.5

شکل 7.3.9: عالمی اجناسی اشاریہ قیمت اور درآمدی نمو



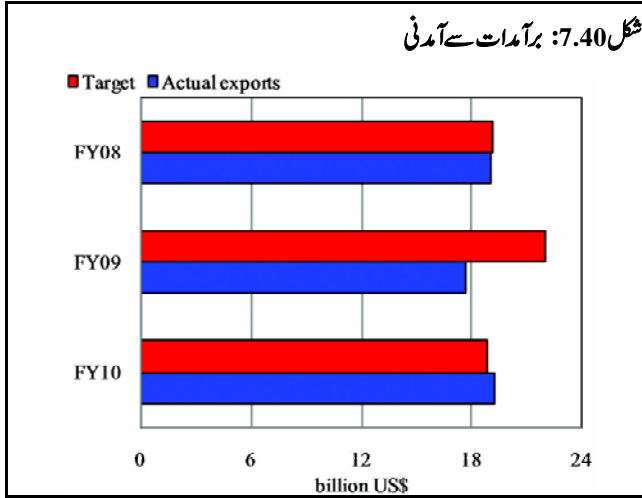
پاکستان کا درآمدی بل مستقبل میں ان وجوہات سے بڑھنے کا امکان ہے: اجناس کی عالمی قیمتوں کی بحالی، حالیہ سیلاب کے بعد کپاس جیسی بنیادی اجناس کی ممکنہ درآمد اور تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے درآمدات میں متوقع اضافہ۔

7.6.1 برآمدات

پاکستان کی برآمدی نمو مئی 10ء کے دوران 9.4 فیصد رہی، اس کے برعکس گذشتہ سال 7.2 فیصد سال بسال کمی آئی تھی۔ پاکستان نے 18.9 ارب ڈالر سالانہ ہدف عبور کرتے ہوئے 19.3 ارب ڈالر کی برآمدات کیں (دیکھئے شکل 7.40)۔ گذشتہ برسوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدات مئی 08ء تک مسلسل بڑھ رہی تھیں تاہم عالمی کساد بازاری کے ساتھ ساتھ چند ملکی مسائل کی بنا پر برآمدات مئی 09ء میں کم رہیں اور بیرونی طلب میں بہتری کے سبب مئی 10ء میں یہ بڑھ گئیں۔

برآمدات کے رجحانات

منڈی میں تنوع کا جو رجحان مئی 09ء میں شروع ہوا تھا، مئی 10ء میں اس نے مزید رفتار پکڑ لی۔ برآمدی نمو میں جہاں تک حصے کا تعلق ہے چین سرفہرست رہا (دیکھئے جدول 7.17)۔ تاہم چین کو بلند برآمدات عارضی مظہر ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ بنیادی طور پر کپاس کی، کم قدر اضافی کی حامل پیداوار سے یہ نمو ملی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ چین میں کپاس کی پیداوار کم ہوئی تھی۔ برطانیہ کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمد بڑھی ہے جس سے وہاں طلب نسبتاً بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ برآمدی منڈی کے طور پر افغانستان کا حصہ بڑھنے کی وجہ سینٹ اور پیٹرولیم مصنوعات، خصوصاً ہائی اسپیڈ ڈیزل کی برآمد میں اضافہ ہے۔ عرب امارات کا حصہ بڑھانے میں طائلی زیورات کی بھاری برآمد کارفرما رہی۔ افریقی ممالک



پاکستانی سینٹ، گاڑیوں، اور ادویات کی ممکنہ بڑی منڈیاں ثابت ہو سکتے ہیں۔

برآمدی رقوم میں اضافے کی وجوہات

میں 10 کے دوران برآمدی رقوم کے زمرہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ان رقوم کو بنیادی مہینہ غیر باسیتی چاول، سوتی دھاگے، خام کپاس، پھل اور سبزی جیسی زرعی اجناس سے ملی۔ ان اجناس کی بہتر پیداوار نے سال بسال برآمدی نمو میں اہم کردار ادا کیا (دیکھئے جدول 7.18)۔ زرعی اجناس کے علاوہ زیورات، کیمیکلز اور ادویات، اور پیٹرولیم مصنوعات کی عمدہ کارکردگی بھی برآمدات کی مجموعی نمو میں کارفرما رہی۔ میں 10ء کی دوسری ششماہی میں سلعے سلانے ملبوسات کی بھی برآمد اچھی رہی (دیکھئے جدول 7.19)۔

جدول 7.17: برآمدی نمو میں حصہ

فیصدی درجے

میں 06ء	میں 07ء	میں 09ء	میں 10ء (جولائی تا اپریل)	
0.68	0.64	-0.67	3.12	چین
0.34	0.47	-1.66	1	برطانیہ
-1.88	2.3	0.28	0.65	افغانستان
0.32	4.16	-4.49	0.39	عرب امارات
0.52	0.27	-0.54	0.53	ترکی
-0.06	-2.73	-5.13	-0.24	امریکہ
3.28	7.09	5.01	1.83	دیگر
3.2	12.2	-7.2	7.28	مجموعی

گذشتہ سال کی طرح میں 10ء میں بھی برآمدی نمو کے اہم محرکات میں سے ایک چاول تھا۔ تاہم موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سال قیمت کے اثرات نے برآمدی رقوم میں نمایاں کردار ادا کیا جبکہ زیر جائزہ عرصے میں برآمدی رقوم پر چاول کے ریکارڈ حجم کا اثر زیادہ رہا۔ اگر چاول کی اکائی قدر میں 09ء کی سطح پر رہتی تو برآمدی رقوم کمین زیادہ ہوتیں (دیکھئے جدول 7.20)۔

میں 10ء میں چاول کی مجموعی طور پر 40 لاکھ میٹرک ٹن ریکارڈ مقدار برآمد کی گئی جس میں بڑا حصہ غیر باسیتی چاول کا تھا۔ شاندار برآمد کے عوامل یہ تھے: بھارت اور فلپائن میں چاول کی کم فصل، کینیا کی طرف سے پاکستان کے اری 6 چاول کے لیے ترجیحی ڈیوٹی میں توسیع اور سب سے اہم عامل، ملکی ہدف سے زائد پیداوار۔ منڈی میں حصے کے لحاظ سے کینیا کو برآمد بڑھی جو غالباً ترجیحی ڈیوٹی میں توسیع کا نتیجہ ہے۔ فلپائن میں چاول کی کم فصل کا پاکستان کو دہرا فائدہ ہوا، پاکستانی برآمد کنندگان نے نہ صرف فلپائن بلکہ سنگاپور کو بھی چاول بھیجا، کیونکہ وہ فلپائن سے چاول درآمد کرنے والا اہم ملک ہے۔ چاول کی برآمدیوں بھی بڑھی کہ پاکستان نے بعض نئی منڈیاں خصوصاً صومالیہ، نائیجر، نائیجیریا، کیمرون اور یوگنڈا جیسے افریقی ممالک تلاش کیے۔ جہاں تک مستقبل قریب کا تعلق ہے میں 10ء کے بقیہ ذخیرے اور، پاکستان اور چاول پیدا کرنے والے دوسرے ملکوں میں اگلی فصل کی پیشگوئی کو دیکھتے ہوئے برآمد میں 10ء جتنی زیادہ ہونے کا امکان نہیں۔

جدول 7.18: زرعی اجناس کی پیداوار اور برآمدات کی سال بسال نمو

پیداوار	برآمدی مقدار	برآمدی مالیت
-3.1	47.1	9.7
5.3	104.6	124
6.9	19.1	30.6
3.3	97.9	77.6
2.3	19.3	20.6
1.3	50.5	114.1

پھلوں کی برآمدات حجم اور قدر دونوں میں اضافے کی وجہ سے بڑھیں۔ ان پھلوں میں آم، کھجور، کیٹو اور خوردنی گریاں شامل تھیں۔ عرب امارات، سعودی عرب، جرمنی اور روس میں آم اور کیٹو کی طلب بڑھنے سے پھلوں کی برآمد میں معقول نمو ہوئی۔

میں 10ء کے دوران گوشت کی برآمد حجم کے اعتبار سے بڑھ گئی جس میں بکریوں کا تازہ گوشت اہم سبب تھا۔ سعودی عرب میں گوشت کی طلب کو پاکستانی برآمد کنندگان نے بخوبی پورا کرتے ہوئے اس کی برآمد گئی کر لی۔ سعودی عرب میں طلب بڑھنے کی وجہ غالباً وہ پابندی ہے جو سعودی حکومت نے ایتھوپیا سے گوشت کی درآمد پر عائد کی ہے۔ بکری کے

جدول 7.19: برآمدی نموکا ترکیبی تجزیہ							
مالیت: بلین ڈالر نمو: فیصد							
سال بسال نمو		م 10ء					
م 10ء، شش 1	م 10ء، شش 2	قیمت کا اثر	مقداری اثر	مطلق فرق	نمو	مالیت	
برآمدی نموکا اہم محرکات							
92.4	4.9	-256.9	662	405	44.4	1317.9	غیر باستی چاول
94	185.1			360	126	645.6	زیرات
23	30.9	70.8	231.7	302.4	27.1	1417.2	سوتی دھاگہ
59.9	61.5	71.5	97	168.5	60.6	446.6	آرٹ سلک اور سٹینٹیک ٹیکسٹائل
36.9	8.9			133.2	22	737.6	ٹیکسٹائل اور روڈاٹیں
113.4	-17.7	-16.1	127.1	111	24.7	560.6	پتھر و لم کی مصنوعات
114.3	127.6	16.9	91.4	108.3	124	195.7	خام کپاس
38.8	68.7	9.3	72.2	81.5	51.9	238.7	پچل
12.3	-3.6	110.7	-57.5	53.2	4.3	1283.2	تیار ہوسات
49.1	1.7			50.1	24.1	258.3	دیگر ٹیکسٹائل سامان
25.2	-4	-488.9	1376.2	1694.5	9.4	19382.5	مجموعی برآمدات

علاوہ بھیڑ کے گوشت کی برآمد بھی بڑھ گئی۔ ایک پیش رفت مفاہمت کی وہ یادداشت ہے جس پر پاکستان اور ملائیشیا نے دستخط کیے اور جس کے تحت ملائیشین انٹرنیشنل حلال انٹیکری بی (آئی ایچ آئی) گروپ پاکستان میں حلال معیارات کے بورڈ اور توثیقی ادارے کے قیام میں مدد دے گا۔ مفاہمت کی اس یادداشت سے برآمد کنندگان کو سہولت ملے گی کیونکہ معیار اور توثیقی عمل بہتر ہونے سے ان کے لیے ٹی ایسی منڈیوں میں مواقع بڑھنے کی توقع ہے جن پر اب تک نظر نہیں گئی ہے۔ مستقبل میں گوشت کے برآمد کنندگان کو چند مشکلات کا بھی سامنا ہو سکتا ہے کیونکہ حالیہ سیلاب نے مویشیوں کا بہت نقصان کیا۔ سیلاب کے اثرات سے قطع نظر واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ زندہ جانوروں کی ایران کو اس گلنگ اور اسی حالت میں براہ راست برآمد گوشت کی ذیلی صنعت کو متاثر کرے گی۔ حکومت نے مویشیوں کی برآمد پر 2004ء میں پابندی عائد کی تھی جو مئی 2009ء میں اٹھالی گئی۔

جدول 7.20: چاول کی برآمدات کی قیمت ترکیبی						
اثر: بلین ڈالر، اکائی قیمت: ڈالر فی میٹرک ٹن						
م 09ء			م 10ء			
مقداری اثر	قیمت کا اثر	اکائی قیمت	مقداری اثر	قیمت کا اثر	اکائی قیمت	
153.9	155.3	1098.6	13.1	-225	870.5	باستی چاول
-38.6	107.1	520.1	662	-256.9	435.3	دیگر چاول

ٹیکسٹائل کی برآمد

جدول 7.21: کرشیں میں اتار چڑھاؤ (اضافہ کی)				
فیصد				
مقابلہ ڈالر		مقابلہ یورو		
2009ء	جنوری تا مئی 2010ء	2009ء	جنوری تا مئی 2010ء	
2.83	-1.54	0.47	14.9	سری لنکا
3.44	0.14	1.07	16.95	بنگلہ دیش
0.25	0.14	-2.05	16.95	چین
-5.61	-0.25	-7.78	16.5	پاکستان
7.14	0.37	4.68	17.23	بھارت

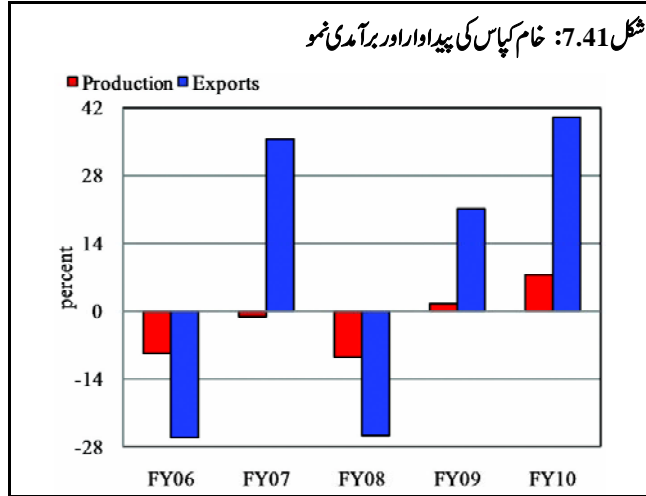
م 10ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمد سال بسال 7 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال 9.4 فیصد کی آئی تھی۔ اس اضافے کی بڑی وجہ عالمی معیشت میں بحالی ہے جس سے پاکستان کی بڑی منڈیوں یورپی یونین اور امریکہ میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی طلب بہتر ہو گئی۔¹⁹ اس کے علاوہ چین میں کپاس کی پیداوار کم رہنے کا²⁰ بھی فائدہ پہنچا، جبکہ پاکستان میں م 10ء کے دوران کپاس کی فصل اچھی ہوئی²¹ اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر ایسے وقت کم ہوئی جب دوسرے حریف ملکوں کی کرنسی کی قدر بڑھی تھی۔ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثر سے پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 7.21)۔ ٹیکسٹائل برآمدات

¹⁹ شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ خردہ طلب پوری کرنے کے علاوہ ان ملکوں کو ٹیکسٹائل اور کپڑے کی برآمدات بڑھانے میں جس چیز نے اہم کردار ادا کیا وہ غیر ملکی خریداروں کے پاس گھٹنے ہونے کا خاتمہ تھے۔

²⁰ م 10ء میں چین میں کپاس کی پیداوار سال بسال 14.4 فیصد کم ہو گئی۔

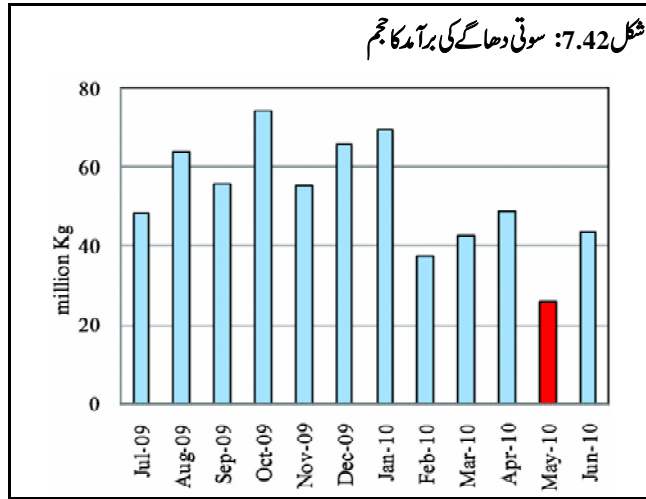
²¹ م 10ء کے دوران کپاس کی پیداوار ایک کروڑ 20 لاکھ 6 ہزار گانٹھوں سے بڑھ کر ایک کروڑ 27 لاکھ گانٹھیں ہو گئی۔

شکل 7.41: خام کپاس کی پیداوار اور برآمدی نمو



میں مجموعی اضافے کا 68 فیصد کم قدر اضافی کے حامل زمروں یعنی سوئی دھاگہ، خام کپاس اور سنٹھیک ٹیکسٹائل سے آیا۔ ان زمروں کی برآمد بنیادی طور پر برآمدی حجم میں سال بسال اضافے کی وجہ سے بڑھی اور حجم میں یہ اضافہ چین میں کپاس کی کم فصل کی وجہ سے ہوا جس نے نہ صرف خام کپاس اور سوئی دھاگے کی بلکہ سنٹھیک ٹیکسٹائل کی بھی طلب بڑھا دی۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران خام کپاس کی برآمد میں 124 فیصد شاندار سال بسال نمو دیکھی گئی جو اس کی ملکی پیداوار بڑھنے کا نتیجہ ہے (دیکھئے شکل 7.41)۔ م 10ء کے دوران خام کپاس کی پیداوار ایک کروڑ 27 لاکھ کانٹوں تک جا پہنچی، اچھی فصل کے علاوہ جو چیز برآمد کنندگان کے حق میں گئی وہ چین میں خراب فصل تھی۔ حالیہ سیلاب کے پیش نظر خام کپاس کی برآمد مستقبل میں اتنی عمدہ ہونے کی توقع نہیں۔

شکل 7.42: سوئی دھاگے کی برآمد کا حجم



سوئی دھاگے کی برآمد م 10ء کے دوران 27.1 فیصد سال بسال نمو کے نتیجے میں عمدہ رہی تاہم برآمد بڑھنے سے ملک میں اس کی قلت ہو گئی اور قیمتیں چڑھ گئیں۔ 22 چنانچہ ملک میں مستحکم قیمتوں پر دستیابی کے لیے حکومت کو سوئی دھاگے کی برآمد پر پابندی لگانی پڑی، جس کے نتیجے میں جنوری 2010ء سے دھاگے کی برآمد گرنی شروع ہو گئی۔ مئی 2010ء میں دھاگے کی برآمد پر 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ کے فیصلے سے بھی برآمد گھٹ گئی (دیکھئے شکل 7.42)۔

بلند قدر اضافی کے حامل زمروں کی برآمد کی صورتحال قدر اور حجم بڑھنے کے لحاظ سے ملی جلی رہی (دیکھئے جدول 7.22)۔ بٹے ہوئے کپڑے اور سلے سلائے ملبوسات کی برآمدات میں سال بسال اوسط اضافہ برآمدی قدر بڑھنے کا نتیجہ تھا۔ اطلاعات کے مطابق ان زمروں کے تیار کنندگان (سوئی دھاگے کی ملکی قیمتوں میں تیز رفتار اضافے اور بجلی کے نرخ بڑھنے سے) پیداوار کی ملکی لاگت میں اضافے کے باعث برآمد کی اکائی قدر بڑھانے پر مجبور ہوئے (دیکھئے جدول 7.23)۔

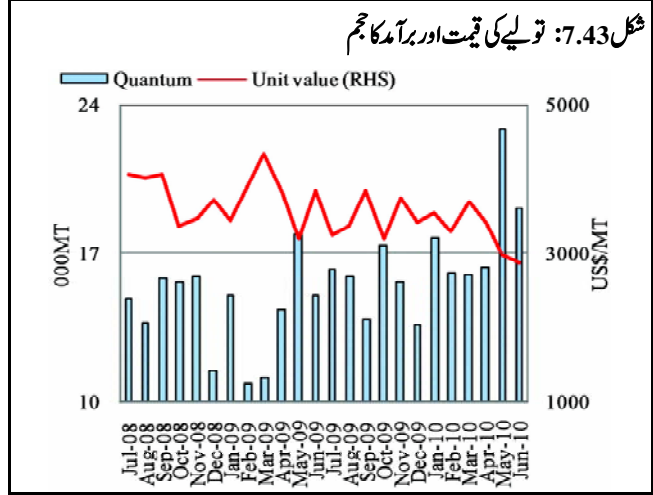
جدول 7.22: اہم ٹیکسٹائل برآمدات، قیمت و مقدار کا اثر						
ملین امریکی ڈالر						
م 10ء		مطلق فرق	م 09ء		مطلق فرق	
یوچہ قیمت	یوچہ مقدار		یوچہ قیمت	یوچہ مقدار		
		671.6			-998.8	ٹیکسٹائل گروپ
جس میں:						
16.9	91.4	108.3	-10.7	28.0	17.2	خام کپاس
70.8	231.7	302.4	-113.3	-72.9	-186.2	سوئی دھاگہ
13.1	-149.8	-136.7	79.6	-134.9	-55.3	سوئی کپڑا
69.9	-49.7	20.3	-217.2	126.1	-91.1	بٹے ہوئے ملبوسات
-6.1	-4.9	-11.1	-130.6	-37.8	-168.4	بستر کی چادریں، غلاف وغیرہ
-90.8	124.0	33.2	-48.5	78.4	29.8	تولیے
110.7	-57.5	53.2	157.3	-420.0	-262.6	تیار ملبوسات
71.5	97.0	168.5	0.0	-0.1	-0.1	آرٹ سلک اور سنٹھیک ٹیکسٹائل

22 سوئی دھاگے کا اوسط قیمت اشاریہ م 10ء کے دوران 138.3 تھا جبکہ گزشتہ سال 104.2 تھا۔

جدول 7.23: پیداواری لاگت		
میں 10ء	میں 09ء	
119.8	109.5	سونی دھاگے کا اشاریہ
173.4	141.4	بجلی کی فراہمی و نرخ کا اشاریہ
اکائی قیمت (ڈالر فی درجن)		
46.5	42.2	تیار ملبوسات
16.7	15.7	نئے ہوئے ملبوسات

ان زمروں کے بیرونی خریدار اضافی قیمتیں قبول کرنے میں متذبذب تھے تاہم چونکہ چین اور بنگلہ دیش میں بھی پیداواری لاگت بڑھ گئی تھی اس لیے دوسرے حریف ملکوں کی بھی مسابقت گھٹ گئی۔ پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں میں طلب کی بحالی کے ساتھ یہ صورتحال کپڑے کی برآمد کے لیے خوش آئند ہے۔

تولیہ کی برآمدی کارکردگی ایک بالکل مختلف تصویر پیش کرتی ہے۔ اس زمرے میں سال بسال 5.2 فیصد نمو حجم میں مستحکم اضافے کا نتیجہ تھی جبکہ اس عرصے کے دوران اس کی برآمدی اکائی قدر گرنی (دیکھئے شکل 7.43)۔ برآمدی حجم میں زیادہ تر اضافہ امریکی منڈی میں بڑھتی ہوئی طلب نے کیا²³ (دیکھئے جدول 7.24)۔ تولیہ کے پاکستانی تیار کنندگان بہتر مسابقتی پوزیشن پر ہیں کیونکہ وہ عموماً 16 نمبر کے موٹے دھاگے سے تولیہ بناتے ہیں جو عمدہ مانا جاتا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق یورپی یونین میں تولیہ کی صنعت بند ہو گئی ہے جس کے بعد طلب پوری کرنے کے لیے چین، بھارت اور پاکستان پر انحصار بڑھ جائے گا۔



بستر کی چادروں کی برآمد میں مئی 10ء کے دوران 0.6 فیصد سال بسال کمی ہوئی جس کی وجہ غالباً یورپی یونین اور امریکی منڈی میں اس زمرے کی طلب کی سست بحالی تھی تاہم 2010ء کی پہلی سہ ماہی سے امریکی منڈی میں اس کی طلب بہتر ہونا شروع ہو گئی ہے۔ بستر کی چادریں پرنت والی بھی ہوتی ہیں اور بغیر پرنت والی بھی۔ مئی 10ء کے دوران پاکستان کی بغیر پرنت والی چادروں کی برآمدی

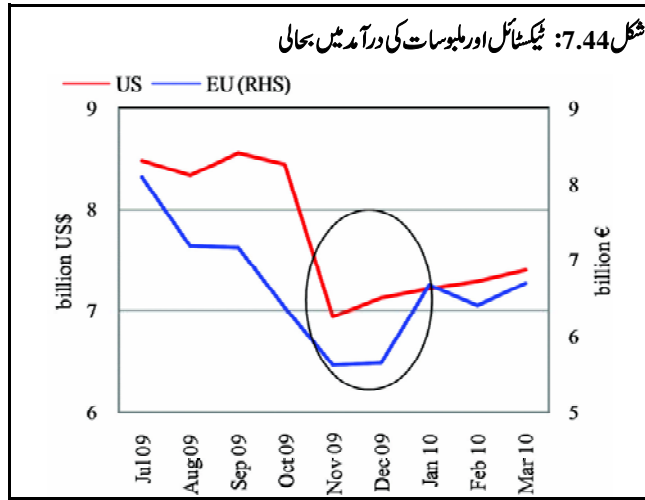
جدول 7.24: امریکی منڈی - تولیہ کی درآمد کا تجزیہ					
فیصد					
2009ء			2010ء کی پہلی سہ ماہی		
سال بسال نمو	حصہ	اکائی قیمت (دنیا=100)	سال بسال نمو	حصہ	اکائی قیمت (دنیا=100)
بھارت	-2.85	30.4	118	10.37	30.2
چین	1.88	22.6	141	8.8	29.08
پاکستان	-6.55	22.5	64	21.1	62

جدول 7.25: بستر کی چادروں وغیرہ کی برآمدی منڈی کا تجزیہ							
فیصد							
امریکی منڈی				یورپی یونین منڈی			
پرنت شدہ		غیر پرنت شدہ		پرنت شدہ		غیر پرنت شدہ	
مالیت میں تبدیلی	حصہ	مالیت میں تبدیلی	حصہ	مالیت میں تبدیلی	حصہ	مالیت میں تبدیلی	حصہ
2009ء	2010ء سہ ماہی 1	2009ء	2010ء سہ ماہی 1	2009ء	2010ء سہ ماہی 1	2009ء	2010ء سہ ماہی 1
بھارت	-9.3	41.7	5.5	-44.5	46.3	25	-9.6
چین	6.4	38.8	32.3	-35.8	14.3	34.6	5.7
پاکستان	-26.5	-12.5	51.2	56.8	8	26.9	1.2
دنیا	-13.4	4.3	100	-24.1	22.4	100	-1.1

²³ جولائی تا فروری مئی 10ء کے دوران امریکہ کو تولیہ کی برآمد میں سال بسال 8 فیصد اضافہ ہوا۔

کارکردگی امریکہ اور یورپی یونین دونوں کی منڈی میں اچھی رہی۔ یہ بات یاد رہے کہ پاکستان سستی چادریں²⁴ تیار کرنے والا ملک ہے اور اسے 2009ء کے دوران امریکی منڈی میں سستی چادروں کی برآمد میں چین کی طرف سے سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تاہم 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں اس زمرے کی طلب پاکستان کی طرف منتقل ہونے سے صورتحال تبدیل ہو گئی (دیکھئے جدول 7.25)۔ اطلاعات کے مطابق چین سستی چادروں کے زمرے سے رفتہ رفتہ نکلتا جا رہا ہے جس سے پاکستان کے لیے گنجائش پیدا ہوگی۔ یورپی یونین کی منڈی میں بستر کی چادروں کی طلب 2009ء کے دوران سکڑ رہی تھی تاہم پاکستان کی برآمدی کارکردگی اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز ہٹائے جانے کی وجہ سے اچھی رہی۔ مختصر یہ کہ طلب بحال ہونے سے بستر کی چادروں کی پاکستانی برآمدات مستقبل میں بڑھنے کا امکان ہے۔

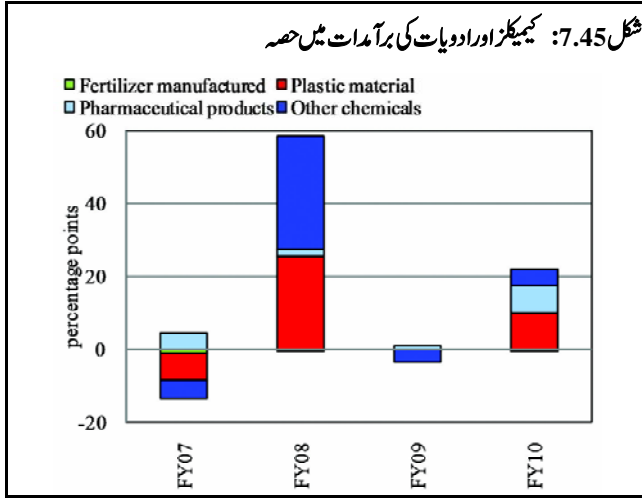
ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کا بین الاقوامی موازنہ



میں 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران کمی کے بعد، امریکہ اور یورپی یونین نے دسمبر میں 10ء سے ٹیکسٹائل کی درآمد بحال کرنا شروع کر دی (دیکھئے شکل 7.44)۔ ان ملکوں میں درآمدات کی بحالی کا ٹیکسٹائل اور ملبوسات برآمد کرنے والے بڑے ملکوں نے خیر مقدم کیا۔ پاکستان کی کم قدر والی مصنوعات کے ساتھ ساتھ ملبوسات کی برآمدی کارکردگی میں 10ء کی تیسری سہ ماہی میں بہتر ہو گئی ہے، دوسری طرف اکثر حریف ملکوں کی برآمدات بھی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں بہتر ہوئی ہیں (دیکھئے جدول 7.26)۔ یاد رہے کہ یورپی منڈی کے مقابلے میں امریکی منڈی میں درآمدی طلب طاقتور ہے کیونکہ یورپ میں اقتصادی صورتحال اب تک مستحکم نہیں ہو سکی ہے۔ مستقبل میں دونوں منڈیوں کی درآمدات بڑھنے کی امید ہے تاہم ان ترقی یافتہ ملکوں میں طلب کا سست پڑ جانا بھی عین ممکن ہے۔

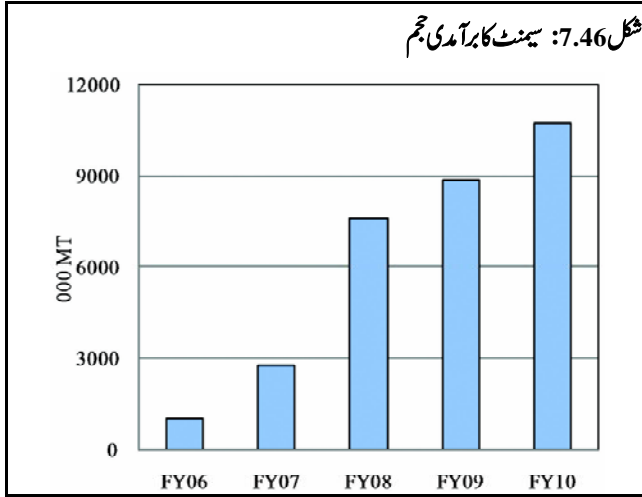
جدول 7.26: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی کارکردگی (یورپی یونین اور امریکہ کو درآمد)								
بین الاقوامی تقابل								
ملبوسات				ٹیکسٹائل				
میں 10 سہ ماہی 3	میں 10 سہ ماہی 2	میں 10 سہ ماہی 1	میں 09ء	میں 10 سہ ماہی 3	میں 10 سہ ماہی 2	میں 10 سہ ماہی 1	میں 09ء	امریکہ
-6.05	-11.79	-11.72	10.8	-0.62	1.85	24.64	18.19	برطانیہ
13.66	2.1	-14.38	2.03	13.92	-1.8	-17.15	-9.07	چین
-2.13	-11.48	-2.85	-6.98	15.59	-7.21	-16.59	-10.4	بھارت
-0.38	-16.53	-11.3	-6.2	4.31	-13.13	-3.23	-5.79	پاکستان
-8.6	-26.3	-25.3	-7.94	-6.53	-3.36	-6.59	-21.65	سری لنکا
2.29	-9.66	-19.62	-5.21	12.02	-6.45	-18.11	-9.89	دنیا
میں 10 سہ ماہی 3	میں 10 سہ ماہی 2	میں 10 سہ ماہی 1	میں 09ء	میں 10 سہ ماہی 3	میں 10 سہ ماہی 2	میں 10 سہ ماہی 1	میں 09ء	یورپی یونین
-14.07	-13.95	7.52	13.16	-6.73	-10.59	-13.74	0.71	برطانیہ
-9.17	-16.17	-3.12	16.51	8.78	-12.46	-13.85	-3.26	چین
-9.67	-3.08	5.63	5.31	0.32	-14.66	-18.89	-12.66	بھارت
-11.16	-11.82	-5.28	4.21	2.27	-7.94	-8.87	-6.33	پاکستان
-7.74	-17	-3.38	4.68	18.58	2.99	4.39	-3.83	ویت نام
-8.85	-12.23	-1.55	3.99	7.58	-9.79	-12.13	-10.25	دنیا

²⁴ جہاں تک بغیر پرنٹ والی چادریں اکائی قدر کا تعلق ہے 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھارت کی فی اکائی 211، چین کی 198 اور پاکستان کی 87 تھی۔



کیمیکلز اور ادویات کی برآمد میں مئی 10ء کے دوران سال بسال 22 فیصد نمو ہوئی جس میں شعبے کے تمام ہی ذیلی شعبوں کا حصہ تھا (دیکھئے شکل 7.45)۔ ادویات کی برآمدی رقم مئی 10ء کے دوران سال بسال 38.7 فیصد بڑھیں۔ یہ اضافہ منڈیوں کے جغرافیائی تنوع کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک کے معاون اقدامات کے نتیجے میں ہوا۔²⁵ دیگر کیمیکلز اور پلاسٹک کے سامان کے معاملے میں، بھارت کی طرف سے پولي انتھائکین اور پورٹیرف تھیلک ایسڈ (پی ٹی اے) جیسے کیمیکلز کی طلب سے پاکستانی برآمدات بڑھ گئیں۔ دوسری جانب پولي انتھائکین ٹیرف تھیلیٹ (پی ای ٹی) کی فرانس، سویٹڈن اور پولینڈ کو برآمد مست پڑ گئی کیونکہ یورپی یونین کی پلاسٹک صنعت کا دعویٰ ہے کہ پاکستان، ایران اور عرب امارات سے آنے والی بعض 'پی ای ٹی' کو ڈمپ کیا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بھی پولي انتھائکین ٹیرف تھیلیٹ کو برآمدی مالکاری اسکیم کی فہرست میں شامل کیا ہے،²⁶ جس سے مستقبل میں برآمدات متاثر ہو سکتی ہیں۔

مئی 10ء کے دوران برآمدات کی برآمد میں سال بسال 123.4 فیصد کی شاندار نمو ہوئی۔ سونے کی قیمت میں تیزی سے اضافہ اور امریکہ اور عرب امارات سے بلند طلب کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ پلائسٹم، ہیرے، پیلیدیم اور قیمتی جواہر کی درآمد اور ملکی رسد کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کیے جانے کے سبب بھی تیزی کا یہ رجحان پیدا ہوا۔ زیورات کی فروخت اور مارکیٹنگ میں پاکستان جیم اینڈ جیولری ڈیولپمنٹ کمپنی نے بنیادی کردار ادا کیا۔ زمرہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ طلائی زیورات کی برآمد میں خصوصاً شاندار اضافہ ہوا۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ طلائی زیورات کی برآمد کے لیے درآمد شدہ سونے پر کم از کم قدر اضافی کا ہونا لازمی ہے۔²⁷ شواہد بتاتے ہیں کہ خاصی مقدار میں سونا ایران سے اسمگل کر کے عرب امارات کو برآمد کیا جا رہا ہے۔

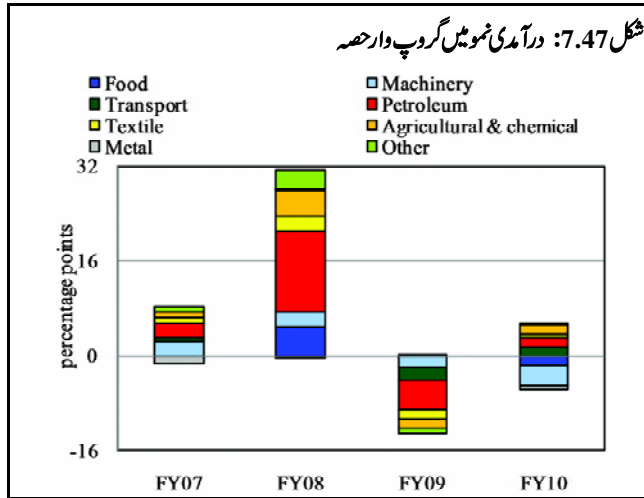


سیمنٹ کی برآمد بے اعتبار حجم مسلسل پانچویں سال بڑھتی رہی (دیکھئے شکل 7.46)۔ بیرون ملک بلند طلب، نئی منڈیوں کی تلاش اور ملکی پیداوار میں اضافے نے برآمد کنندگان کو پیش رفت کا موقع دیا۔ حکومت نے بھی سیمنٹ کی برآمد بڑھانے کی غرض سے اندرون ملک بار برداری اخراجات میں زراعتانہ فراہمی کی۔ سیمنٹ کی ملکی پیداوار جولائی تا اپریل مئی 10ء کے دوران 10 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں 5 فیصد بڑھی تھی۔ افغانستان، بحرین، مصر اور عراق جیسی روایتی منڈیوں میں برآمد بڑھنے کے علاوہ جنوبی افریقہ، صومالیہ، سری لنکا اور سوڈان جیسی نئی منڈیاں تلاش کی گئی ہیں جو برآمد کنندگان کے لیے خوش آئند ہے۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستانی سیمنٹ کی برآمد میں عرب امارات کا حصہ کم ہوا ہے جس کا تعلق وہاں طلب گرنے سے ہو سکتا ہے یا پھر اس کی مکمل وجہ یہ ہے کہ سعودی حکام نے سیمنٹ کی برآمد پر سے پابندی اٹھائی ہے۔ سعودی عرب اپنے جغرافیہ کے سبب مشرق وسطیٰ ممالک میں برآمدات کے پاکستانی حصے پر قابض ہو سکتا ہے۔

²⁵ تجارتی پالیسی فریم ورک برائے 2009 تا 2012ء میں حکومت نے ادویہ کی برآمدی ڈیوٹی صفر کرنے کا اعلان کیا۔ اسٹیٹ بینک نے بھی اس شعبے کو طویل مدتی مالکاری سہولت فراہم کی۔

²⁶ ایس ایم ای ایف ڈی گشتی مراسلہ نمبر 9 برائے 2010ء، مورخہ 28 جون 2010ء۔

²⁷ ایس آر اے 2001/1 (266) مورخہ 7 مئی 2001ء، وزارت تجارت، جس کے مطابق درآمد شدہ سونے کی سادہ چوڑیوں اور زنجیر پر 4 فیصد، دوسرے سادہ زیورات پر 6 فیصد اور جڑاؤ زیورات پر 9 فیصد قدر اضافی لازمی ہے۔



7.6.2 درآمدات

م س 10ء کے دوران درآمدات میں سال بسال 0.3 فیصد کی آئی جبکہ گزشتہ سال 12.9 فیصد کی بڑی تخفیف ہوئی تھی۔ حالیہ کی تفصیلی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ خوراک، مشینری اور دھاتی گروپ کی درآمدات میں کمی ہوئی جس نے پیٹرولیم، ٹرانسپورٹ، ٹیکسٹائل، اور زرعی و کیمیکل گروپوں کی درآمدات میں نمو کا ازالہ کر دیا (دیکھئے شکل 7.47 اور جدول 7.27)۔

مجموعی درآمدی مقدار م س 10ء میں بڑھی ہے تاہم قیمت کے منفی اثر کی وجہ سے مجموعی درآمدی نمونی قرار پائی۔²⁸

جدول 7.27: درآمدی نمونہ تجزیہ						
قیمت: بلین ڈالر نمونہ فیصد						
قیمت کا اثر	مقداری اثر	مطلق فرق	ممو	م س 10ء	م س 09ء	
درآمد میں اضافے والی اہم اشیا						
-2.9	1405.6	1402.7	25.4	6916.5	5513.8	پیٹرولیم مصنوعات
---	---	165.2	33.8	654.4	489.2	طیارے، جہاز، کشتیاں
---	---	285.6	30.9	1209.1	923.5	موٹر گاڑیاں
-2.9	149.4	146.4	25.7	717.2	570.8	طبی مصنوعات
-178.9	537	358.1	65.3	906	548	تیار کردہ کھاد
درآمد میں کمی والی اہم اشیا						
6	-1043.8	-1037.8	-96.2	40.8	1078.6	گندم، آن پنا
-32.9	-789	-821.9	-20.6	3172.4	3994.2	خام پیٹرولیم
---	---	-652.8	-28.9	1608.9	2261.8	دیگر مشینری
---	---	-202	-21	759.3	961.3	ٹیلی مواصلات
-1.9	-110.2	-112.1	-8	1293.3	1405.4	لوہا اور فولاد
-	-	356.6	2.1	17432.2	17075.5	دیگر
-	-	-112.1	-0.3	34710	34822	مجموعی درآمدات

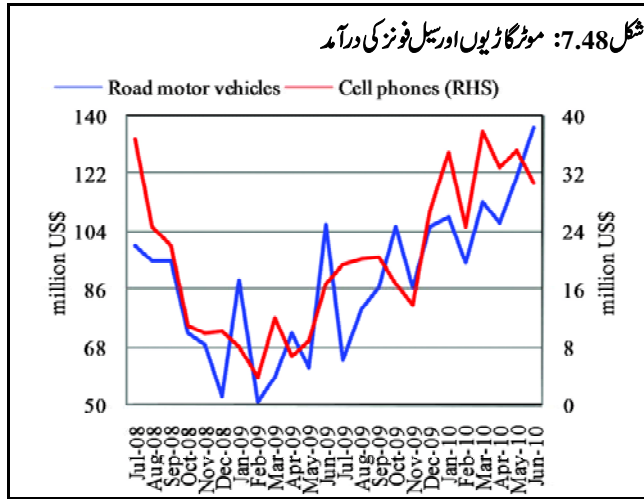
درآمد میں اضافے والی اہم اشیا

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں م س 10ء کے دوران 25.4 فیصد نمو ہوئی۔ اس صنعت میں سیالیت کے مسائل کی بنا پر ریفرنریاں کو کم استعداد پر کام کرنا پڑا جو خام تیل کی درآمد گرانے کا سبب بنا۔ خام تیل کا درآمدی حجم گرنے سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی طلب بڑھ گئی جبکہ ملک میں ان مصنوعات کی طلب یوں بھی بڑھ رہی تھی۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام اہم پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی پیداوار م س 10ء کے دوران گر گئی، مثلاً ہائی اسپیڈ بیزل، فرنس آئل اور موٹر گیسیولین۔ چنانچہ ان زمروں کی درآمد کی وجہ سے درآمدی حجم بڑھ گیا (دیکھئے جدول 7.28)۔

موٹر اسپرٹ کی بلند طلب کے اسباب گیس کی قلت، روڈ شیڈنگ، سی این جی اور موٹر اسپرٹ کے نرخوں کا فرق گھٹنا، اور گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ہیں۔ سال کے دوران بجلی سازشے میں فرنس آئل کا استعمال بڑھنے سے اس کی درآمدی طلب مزید بڑھ گئی۔ اگر ریفرنریاں بدستور کم استعداد پر کام کرتی رہیں تو پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی طلب بھی برقرار رہے گی۔

²⁸ م س 10ء میں مقداری اثر 66 کروڑ 20 لاکھ ڈالر جبکہ قیمت کا اثر منفی 39 کروڑ 50 لاکھ ڈالر رہا۔ جن اجناس کی مقدار دستیاب نہ ہوئی ان کا اثر منفی 37 کروڑ 90 لاکھ ڈالر رہا۔

جدول 7.28: پیٹرولیم مصنوعات کا تجزیہ							
درآمدات				پیداوار			
مطلق تبدیلی		ہزار میٹرک ٹن		مطلق تبدیلی		ہزار میٹرک ٹن	
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء
194.8	21.6	4481.4	4286.6	-124.4	-301.7	3136.2	3260.6
1664.4	1128.2	6729.0	5064.5	-596.2	-234.9	2484.0	3080.2
375.8	121.8	625.0	249.2	49.4	-53.3	1337.5	1288.2



جہازوں، بحری جہازوں اور کشتیوں کی درآمد بڑھنے کی بنیادی وجہ ایک زیر آب ڈرائنگ پلٹ فارم کی جنوری میں درآمد ہے جس کی مالیت 20 کروڑ 20 لاکھ ڈالر ہے۔ جہاز شکن صنعت میں جہازوں کی طلب بھی بڑھ گئی اور مالی سال کے پہلے نو ماہ کے دوران ان کی تعداد 42 سے بڑھ کر 100 ہو گئی۔

جہاں تک روڈ موٹر گاڑیوں کی درآمد کا تعلق ہے تو اس کو ہمیز کاروں اور موٹر سائیکلوں کے الگ الگ پروزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ گاڑی (ایس کے ڈی) کی درآمد سے ملے۔ درآمد میں یہ اضافہ مستحکم ملکی طلب کی وجہ سے ہوا۔ زیر جائزہ عرصے میں کاروں اور موٹر سائیکلوں کی نہ صرف تیاری بڑھ گئی بلکہ ملک میں ان کی فروخت میں بھی اضافہ ہوا، اس سلسلے میں نئے ماڈل آنے سے بھی فروخت بڑھی۔ شواہد کے مطابق گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ اس لحاظ سے خاصا معقول ہے کہ اکثر کاریں نقد رقم پر خریدی گئیں کیونکہ صارفین ماکاری نے گزشتہ سال کے مقابلے میں کوئی فرق ظاہر نہیں کیا اور تقریباً جوں کی توں رہی۔ کاروں کی تیاری میں تیزی سے اضافے کے نتیجے میں ریڈ اور ٹائر ٹیوب کی درآمد بھی بڑھ گئی تاہم اس 11ء کے آغاز میں زری پالیسی سخت ہونے سے صارفین اشیا کی طلب متاثر ہو سکتی ہے اور مستقبل قریب میں گاڑیوں کی درآمد مست پڑ سکتی ہے۔ م 10ء کے دوران سیل فونز کی بلند درآمد کے اسباب نئے سیل فونز کی آمد، صارفین کی بحالی اور درآمدی ڈیویٹیوں میں رعایت²⁹ ہیں (دیکھئے شکل 7.48)۔

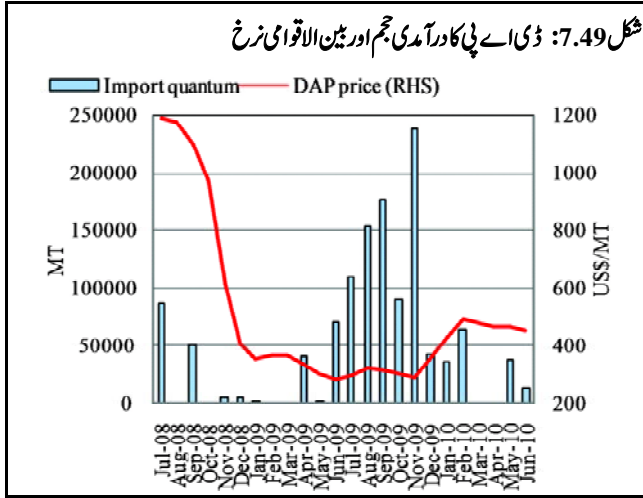
جدول 7.29: کھاد کی طلب درسد کی صورتحال			
م 10ء کے دوران حقیقی اعداد و شمار (ہزار میٹرک ٹن)			
درآمد	پیداوار	استعمال	یوریا
6545	1526	5152	
1535	959	626	ڈی اے پی
م 10ء کے دوران مطلق اضافہ (ہزار میٹرک ٹن)			
درآمد	پیداوار	استعمال	یوریا
586	232	788	
701	63	445	ڈی اے پی
م 10ء کے دوران سال بسال (فیصد)			
درآمد	پیداوار	استعمال	یوریا
13.7	62.3	4.7	
40.8	270.5	11.2	ڈی اے پی

م 10ء کے دوران کھاد کی درآمدات میں سال بسال 65 فیصد اضافہ ہوا جس میں حجم بڑھنے کے اثرات کارفرما ہیں۔ دوران سال زرعی اجناس کی مستحکم کارکردگی کی بنا پر یوریا اور ڈی اے پی دونوں کا استعمال ریکارڈ حدود کو جا پہنچا۔ یاد رہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے انہیں درآمد کیا گیا حالانکہ ملکی پیداوار بھی بڑھتی تھی (دیکھئے جدول 7.29)۔

ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمتوں کا رد و بدل اس کی بلند درآمد کا ایک اور اہم سبب تھا۔ ڈی اے پی کے درآمدی حجم اور اس کی بین الاقوامی قیمتوں کا ماہوار تجزیہ بتاتا ہے کہ م 10ء میں قیمتیں کم ہونے کا فائدہ اٹھانے کے لیے درآمد کنندگان نے ڈی اے پی کی زائد مقدار خرید لی (دیکھئے شکل 7.49)۔

²⁹ سم کارگر بنانے کے چار تیز میں 50 فیصد کی اور فی سیٹ کسٹم ڈیوٹی 500 روپے سے کم کر کے 200 روپے کیے گئے۔

شکل 7.49: ڈی اے پی کا درآمدی حجم اور بین الاقوامی نرخ

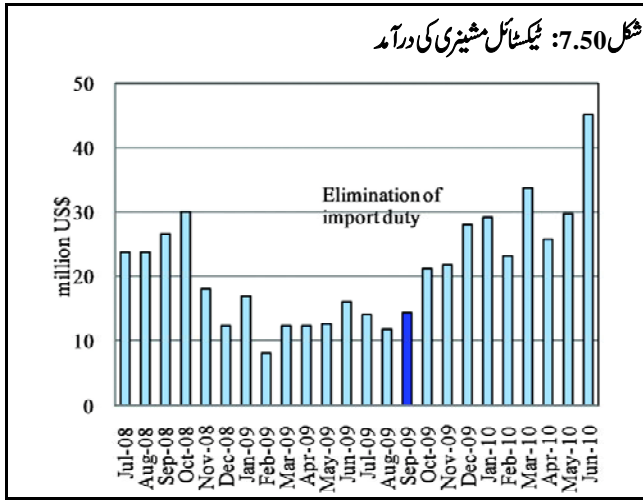


دوئے پلائٹس کی پیداوار بڑھنے سے مستقبل میں ڈی اے پی کی درآمدی رسد پر انحصار کم ہونے کی توقع ہے۔

شکر کی درآمد میں سال بسال 429.9 فیصد کی تیز رفتار نمو دیکھی گئی جس کی بنیادی وجہ م س 10ء میں شکر کی کم پیداوار تھی۔ حکومت نے طلب و رسد کا فرق پورا کرنے کے لیے بڑی مقدار میں شکر درآمد کی۔³⁰ واضح رہے کہ شکر کے بلند درآمدی نرخوں کے باعث بھی درآمدی بل میں اضافہ ہوا۔ م س 09ء میں شکر کی اوسط اکائی قیمت 447 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی جو بڑھ کر 590 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئی۔

بلند قدر اضافی کے حامل شعبے کی بہتر کارکردگی برآمدات بڑھنے سے ظاہر ہے چنانچہ ٹیکسٹائل مشینری کی طلب بڑھ گئی۔ قیمتی ٹیکسٹائل اور سستی ٹیکسٹائل دونوں کے تیار کنندگان میں اس کی مشینری کی طلب م س 09ء میں کم رہی تھی، تاہم م س 10ء میں بیرونی طلب کی بہتری اور ملکی ٹیکسٹائل صنعت کی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے اسپننگ کے ساتھ ساتھ ذیلی صنعت میں بھی طلب بڑھنا شروع ہو گئی۔ نتیجتاً م س 10ء کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں 40.4 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹیکسٹائل مشینری کے اہم زمرے چین سے منگوائے گئے تاہم کچھ زمرے یورپی ملکوں سے بھی درآمد کیے گئے۔ حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک³¹ کے معاون اقدامات سے بھی درآمد کنندگان کو سہولت ملی۔ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ درآمدی ڈیوٹی ٹمبر 09ء میں ہٹائے جانے کے بعد ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد بڑھنا شروع ہوئی (دیکھئے شکل 7.50)۔

شکل 7.50: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد



درآمد میں کمی والی اہم اشیا

گندم، خام تیل، بجلی ساز مشینری، ٹیلی کام اور لوہا و فولاد کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔

خام تیل کی درآمدات کرنے کے اسباب مقدار میں تخفیف اور قیمت کا اثر دونوں تھے تاہم مقدار میں تخفیف زیادہ نمایاں رہا۔ اگر ریفا نریاں اب بھی اسی استعداد پر کام کرتی رہیں جس پر وہ م س 10ء میں کر رہی تھیں³² تو خام تیل کا درآمدی حجم بدستور کم رہنے کی توقع ہے۔

دیگر مشینریوں کی درآمد 28.9 فیصد کرنے کی اہم وجہ تیل صاف کرنے والی مشینری کی درآمد میں کمی تھی۔³³ چونکہ ریفا نریاں کم استعداد پر کام کر رہی تھیں اور وہ خام تیل کے بجائے تیار مصنوعات درآمد کر رہی تھیں اس لیے یہ کمی ناگزیر تھی۔ جہاں تک بجلی ساز مشینری کی درآمد کا تعلق ہے گزشتہ سال منگوائی گئی مشینری کے ذخیرے، اور نئے کے بجائے استعمال شدہ جزیئر لینے کے باعث گھر یلو شعبے میں ان کی طلب کرنے سے بھی بجلی ساز مشینری کی درآمدی نمو گھٹ گئی۔

³⁰ شکر کا سالانہ اوسط استعمال تقریباً 3.8 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ م س 10ء میں اس کی پیداوار 2.8 ملین میٹرک ٹن رہی، چنانچہ حکومت نے م س 10ء کے دوران ایک ملین میٹرک ٹن شکر درآمد کرنے کا اعلان کیا تا کہ طلب اور رسد کا فرق پورا کیا جاسکے۔ اب تک صرف 15 لاکھ میٹرک ٹن شکر درآمد کی گئی ہے۔

³¹ ایس ایم ای ایف ڈی گشتی مراسلہ نمبر 3 برائے 2010ء، جس کے مطابق طویل مدتی ماکاری سہولت کے تحت پرانی مشینوں کی درآمدی بھی ماکاری کرائی جاسکے گی۔

³² م س 10ء کے دوران پیٹرولیم صنعت نے اپنی 75 فیصد استعداد پر کام کیا۔

³³ جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران تیل صاف کرنے کی 353 مشینیں درآمد کی گئیں جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ تعداد 2087 تھی۔

گندم کی درآمد 10ء میں عمدہ ملکی فصل کی بنا پر گر گئی اگرچہ فصل کا ہدف پورا نہ کیا جاسکا، م س 09ء میں تقریباً ایک ارب ڈالر کی گندم درآمد کی گئی تھی۔

ٹیلی کام درآمدات میں سال بسال 43.7 فیصد کمی کی واحد وجہ ساز و سامان کی درآمد گرنا ہے جس نے سیل فونز کی اضافی درآمدات کے اثرات زائل کر دیے۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی سے ساز و سامان کی درآمد گر گئی۔

لوہے اور فولاد کی درآمدات گرنے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال تعمیراتی سرگرمیاں ماند رہیں۔ حالیہ سیلاب سے نقصانات کے بعد تعمیر نو کی سرگرمیوں سے لوہے اور فولاد کی درآمدات میں اضافے کا امکان ہے۔

پام آئل کی درآمد بھی سال بسال 5.7 فیصد کم ہوئی جس میں حجم اور درآمدی قیمت دونوں کی کمی کا فرما ہے۔ زمروں کے لحاظ سے، خام پام آئل کی درآمد گری جبکہ پام اولین کی درآمد میں اضافہ ہوا۔ توقع ہے کہ درآمد کنندگان خام پام آئل پر ڈیوٹی میں تخفیف کا فائدہ اٹھائیں گے۔³⁴ شواہد کے مطابق بلند طلب اور کم ذخیرہ رہ جانے کے باعث پام آئل کا درآمدی حجم اگلے سال بڑھے گا۔

³⁴ خام پام آئل پر ڈیوٹی 9 ہزار روپے فی میٹرک ٹن سے کم کر کے 8 ہزار روپے کی جارہی ہے۔